ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
جون 2017ء

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح
فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر
فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

(البقرۃ ۱۸۴)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ

الحمدللہ! امسال بھی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 7 تا 9 جولائی 2017ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا جلسہ سالانہ منعقد ہورہا ہے۔

JALSA SALANA CANADA 2017

جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج امریکہ بطور مرکزی نمائندہ شرکت فرمائیں گے۔اس موقع پر نہایت اہم اور ایمان افروز تقاریر پیش کی جائیں گی۔انشاءاللہ۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

موضوع	نماز یقیناً برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے ۔
مقرر	مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا
موضوع	آنحضرت ﷺ مثالی عائلی زندگی کا نمونہ
مقرر	مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا
موضوع	حضرت مسیح موعود ؑ ۔ نوع انسانی کے لئے عافیت کا حصار
مقرر	مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب ، مشنری انچارج امریکہ ، نمائندہ مرکز
موضوع	خلافت ۔ ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت
مقرر	مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا
موضوع	منشیات اور شراب نوشی : روحانی ، طبعی اور سماجی تنزل
مقرر	مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب ، نائب امیر امریکہ

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئیے ۔

نوٹ : جلسہ سالانہ کا پروگرام انگریزی حصہ کے صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

رمضان المبارک وجلسہ سالانہ

جون 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 6

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے ؟ ازمکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصرؔ صاحب	6
☆	رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک ازمکرم خالد محمود نعیم صاحب	10
☆	جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور فوائد ازمکرم طارق مسعود شبلی صاحب	11
☆	جلسہ سالانہ کے دن قریب آ گئے ہیں	13
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک ازمکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	14
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	17
☆	رپورٹ تقریب جلسہ تقسیم اسناد وانعامات جامعہ احمدیہ کینیڈا 2016ء	32
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی چند تقریبات	34
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	37
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا اور بعض دیگر	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ط وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ o

(سورۃ البقرۃ 2: 184-186)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے اُمور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اِس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایّام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اِس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ . وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَایَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَآئِمٌ . وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ . لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا ، اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ.

(صحیح بخاری. کتاب الصوم ،باب ھل یقول انی صائم اذاشتم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ (کیوں کہ اِس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

فدیہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو

جب انسان صدق دل سے اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا

’’وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔‘‘ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ ...

میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ ...

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں کرتا ہے کب اُس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ ...

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب مَیں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 563-564 جدید ایڈیشن)

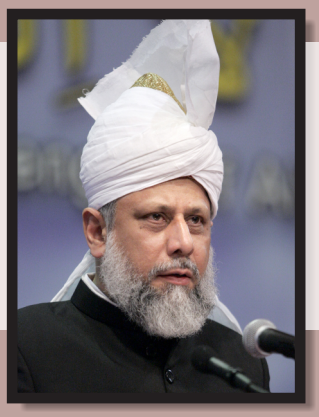

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اپریل 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بعض انتظامی مسائل سے متعلق نصائح فرمائیں کہ وقت پر پلاننگ نہ کرنے کے باعث بعض کام پوری طرح کامیاب نہیں ہوتے۔ ہر کام کے لئے شروع سے ہی سنجیدگی سے کام کیا جائے ورنہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً بیت السبوح مسجد کے ساتھ والی بلڈنگ میں اب تک نماز کی اجازت نہیں ملی جس کی وجہ سے آج ایسی جگہ نماز پڑھی جارہی ہے جہاں جہازوں کا کافی شور ہے۔ بعض کام سستی کی وجہ سے پورے نہیں کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران اور انتظامیہ کو بہتر رنگ میں کام کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے تین مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔ ایک شہید، ایک مربی سلسلہ اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان تینوں مرحومین کے اوصاف ایسے ہیں کہ جماعت کے ہر فرد کے لئے ان میں سبق ہے، یہ لوگ قرآنی آیت من قضی نحبہ یعنی منت کو پورے کرنے والے کے مصداق ہیں۔

ان میں سے پہلے ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ہیں جن کو گزشتہ جمعہ پاکستان میں شہید کر دیا گیا، ان کی عمر 68 سال تھی اور نماز جمعہ پر جاتے ہوئے ان کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا، مرحوم موصی تھے اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والے تھے، موثر رنگ میں تبلیغ کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو دھمکیاں بھی ملتی تھیں لیکن آپ ان کی زیادہ پرواہ نہ کیا کرتے تھے، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

دوسرے مرحوم جن کا حضور انور نے ذکر فرمایا وہ ناصر الدین صاحب مبلغ انڈیا تھے جو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے، حادثہ کے روز آپ تیراکی کے لئے دریا پر گئے لیکن اس دوران آپ لاپتہ ہو گئے اور ایک گھنٹہ بعد ان کی نعش کنارہ پر ملی، سال 2000ء میں آپ جامعہ احمدیہ قادیان سے پاس ہوئے تھے اور عمدہ رنگ میں تعلیم و تربیت کا کام بجالا رہے تھے، بعض دفعہ تبلیغ کے باعث آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ مخالفت سے ہرگز ڈرے نہیں، نہایت سادہ مزاج تھے، تمام لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتے تھے، بڑے اہتمام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا کرتے تھے، ایسا کرنا ہر مبلغ کے لئے نہایت ضروری ہے۔

پھر حضور نے صاحبزادی محترمہ امتہ الوحید صاحبہ کا ذکر کیا جو کہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اہلیہ تھیں، آپ کی عمر 86 سال تھی، آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں اور حضور انور کی پھوپھی تھیں، آپ نے طویل بیماری کو نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی تھیں، خلافت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق تھا، حضور انور نے فرمایا کہ باوجود بڑا ہونے کے بڑی عزت سے ملتی تھیں، رشتوں کو مثالی رنگ میں نبھاتی تھیں، اپنی چھ بہنوں کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا، بچوں کی نہایت اچھی تربیت کی جس کی وجہ سے آپ کے چھ بیٹوں میں سے چار واقف زندگی کے طور پر کام کر رہے ہیں، لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ میں خدمت بجا لائیں، جلسہ سالانہ پر بہت سے مہمانوں کا خیال رکھا کرتی تھیں، اسی طرح غرباء کا خیال رکھتی تھیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور بچوں میں بھی ان کی نیکیاں جاری رکھے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اپریل 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا ہم پر اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ آپ کو ماننے کے بعد ہمیں اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنا چاہئے اور کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔ بعض لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کے جو آج کل حالات ہیں اس وجہ سے زیادہ اسلام کے متعلق بات نہ کی جائے گو اکثر سستی نہیں دکھاتے۔ ایسے وقت میں تو ہم میں اور زیادہ جرأت پیدا ہونی چاہئے۔ مسلمانوں کا بگاڑ تو اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے کہ اس وقت اسلام کے حقیقی پیغام کے لئے مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا۔ ہم اس مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔ اور اسی اسلام پر ہم عمل کرنے والے ہیں۔ پس کسی احساس کمتری کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ مغربی ممالک میں دنیا داری میں زیادہ ڈوب گئے ہیں۔ زبانی عہد تو کرتے ہیں لیکن حقیقت میں عمل اس سے مختلف ہیں۔ یہاں سوسائٹی میں اخلاق تو اچھے ہیں لیکن عبادت کے معیاروں میں کمی ہے۔ آپس کے عزت و احترام میں بھی کمی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد صرف اعتقادی اصلاح نہ تھا بلکہ عملی اصلاح تھا۔ جوں جوں ہماری مساجد بڑھ رہیں اور ہمارا پیغام پھیل رہا ہے اس سے دنیا کی تنقیدی نظر بھی ہم پر بڑھے گی۔ پس ضرورت ہے کہ عملی حالتوں میں بہتری پیدا کی جائے اور بیعت کے حقیقی مقاصد پر عمل کیا جائے۔ یاد رکھیں کہ مغربی ممالک میں 99 فیصد احمدی جماعت کی وجہ سے آئے ہیں اور یوں آپ سب جماعت کے خاموش مبلغ بھی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے جرمنی میں دیکھا ہے کہ احمدیوں کا معاشرہ کے افراد کے ساتھ تعلق تو اچھا ہے لیکن ان کو اسلام کا پیغام پوری طرح نہیں دیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مغربی ممالک کے لوگوں میں اسلام سے ایک خطرہ پایا جاتا ہے اور لوگ عمومی طور پر ہمارے فنکشنز میں آنے سے بھی خوفزدہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہماری ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب لوگ ہمارے فنکشنز پر آتے ہیں تو ان کا اسلام کے متعلق تصور بدل جاتا ہے۔ اور اکثر کہتے ہیں کہ ہماری سوچیں بالکل غلط تھیں۔ ہم کو اب پتہ چلا کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے محبت پھیلانے والا مذہب ہے۔ حضور انور نے جرمنی میں بعض حالیہ فنکشنز میں اس کی بعض مثالیں بھی پیش کیں۔ فرمایا: ہمارے بعض نوجوانوں کا خیال ہے کہ شائد

پرانے اماموں اور اولیاء کے ذکر پڑھ کے ان کا علم بڑھ گیا ہے۔ ان کو پڑھ کے یہ نہ سمجھیں کہ آپ عالم بن گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھ کے اپنا علم بڑھائیں۔ آپ اس زمانہ کے حکم وعدل بن کر آئے تھے۔ ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ دوسروں کی کتابیں پڑھ کر آپ عالم بن گئے۔ عالم بننا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھیں۔ فرمایا کہ خاص طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی ایسی کتاب ہے جسے پڑھ کو بہت سے لوگوں کی حالت بدل جاتی ہے۔ اس زمانہ میں حقیقی علم اور فلاسفی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے مل سکتی ہے۔ جب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے تو پوری اطاعت ہونی چاہئے۔ بلا وجہ کے سوالات نہیں ہونے چاہئیں اس سے کامل اطاعت ظاہر نہیں ہوتی مگر جب دوسرے لوگ سوال کرتے ہیں تو پھر جواب سن کر ایمان لانے والوں کی تسلی ہو جاتی ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلوں کو ہی ماننا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو لٹریچر ہے وہ ہر احمدی کو خود بھی پڑھنا چاہئے اور لوگوں میں بھی پھیلانا بھی چاہئے۔ ہر سوال کا جواب موجود ہے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ گہرائی سے اپنے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ یاد رکھیں کوئی مجلس ہو، انٹرنیٹ ہو جو نمازوں اور عبادت سے غافل کر رہی وہ مشرکانہ مجلس ہے۔ پانچ وقت کی نمازوں کو قائم کرو۔ میں نے جائزہ لیا اس میں بہت کمزوری نظر آ رہی ہے۔ دعا کے لئے کہتے ہیں جب پوچھو خود باقاعدہ نماز پڑھ رہے ہو تو جواب نفی میں ہوتا ہے۔ پس اگر دعا کے لئے کہنے والے اپنے اندر اور اپنی تکلیف کو دور کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتے تو دوسرے کو یہ درد کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ خود بھی دعا کریں تو دوسروں کی دعا بھی مدد کرتی ہے۔ اپنی اصلاح کر لیں گے تو باقی برائیاں دور ہو جائیں گی۔ پس ہمیشہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اپریل 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اکثر جگہ پریس والے مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں جو دنیا میں خوف ہے وہ کس طرح ہوگا؟ پھر جرمنی میں بھی مسلمانوں کے بارہ میں خوف بڑھ رہا ہے۔ اس پر آپ کا کیا ردعمل ہے؟ فرمایا: یہ سوال اسلام کے نام پر غلط حرکات کرنے اور شدت پسند حملوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ان لوگوں کے تحفظات بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔ لیکن یہی سوال ہماری تبلیغ کے راستے بھی کھولتا ہے۔ فرمایا: میں ان کو یہی بتاتا ہوں کہ یہ اسلام کی تعلیم نہ سمجھنے کی وجہ سے ہو رہا ہے اور یہ عین پیشگوئی کے مطابق ہے کہ ایسے ہی حالات میں مسیح موعود کی آمد ہونی تھی، جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم پھیلانی تھی۔ ہمارے ایمان کے مطابق جماعت احمدیہ وہی موعود جماعت ہے جس کی پیشگوئی کی گئی تھی پس ہمارا ردّعمل تو اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ جو دہشت گرد حملوں کی وجہ سے تحفظات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے کہ ہر قسم کی شدت پسندی مذہب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک مسلمان سے یہی چاہتا ہے کہ خدا کی صفات کو اپنایا جائے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے کہ الحمدللہ رب العالمین وہ تمام دنیا کا رب ہے تمام ملکوں کا وہی رب ہے ہر فیض کا چشمہ وہی ہے ہر ایک روحانی وجسمانی طاقت اسی سے ہے ہر اک وجود کا وہی سہارا ہے۔ پس یہ وہ علم ومعرفت ہے جو قرآن کریم کی تعلیم سے ہمیں آپ نے عطا فرمائی اور یہی وہ نسخہ ہے جو دنیا میں امن وسلامتی پھیلانے کے لئے ضروری ہے۔ یہی وہ بات ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈال سکتی ہے اور یہی وہ پیغام ہے جس کو جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرنی چاہئے۔ پس جو خوف پیدا ہو رہا ہے وہ اس تعلیم سے دُوری کی وجہ سے ہے اور اس زمانہ میں اللہ کے بھیجے ہوئے فرستادہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔ پس جب ہم اس تعلیم کی روشنی میں صلح کا راستہ دکھاتے ہیں تو شریف الطبع لوگوں کے منہ سے یہی الفاظ نکلتے ہیں کہ یہ اسلام کی تعلیم بہت خوبصورت ہے۔ حضورِ انور نے جرمنی کے دورہ کے دوران مسجد کے افتتاح اور دوسرے پروگراموں میں آئے بہت سے مہمانوں کے تاثرات اور جذبات بیان فرمائے۔ پھر فرمایا:

جرمنی کے دورہ کے دوران پریس کوریج بھی کافی ہوئی ہے اور کافی نیوز بھی آئی ہیں۔ 9 ملین سے زائد لوگوں تک یہ پیغام باہر کے ملکوں میں پہنچا۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی ایک ملین کی کوریج ہوئی۔ 10 یا 11 کے قریب باہر کے نمائندے تھے۔

فرمایا: جماعت کے پیغام کے ساتھ مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ الجزائر میں چند ماہ سے بہت زیادہ مخالفت ہے اور دعا کے لئے بھی کہہ چکا ہوں۔ وہاں مخالفت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن اس مخالفت کی وجہ سے اور وہاں کی پریس کی وجہ سے جماعت کا تعارف وسیع پیمانہ پر ہوا ہے۔ لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں۔ بہرحال ایک طرف دنیا اسلام کے پیغام سے متاثر ہو رہی ہے جو جماعت احمدیہ پھیلا رہی ہے اور دوسری طرف مسلمان ممالک کی طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ پس جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا آج کل شدت الجزائر میں بہت زیادہ ہے وہاں کے احمدیوں کے لئے دعا کریں اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں کہ جہاں مخالفت کا جوش بڑھ رہا ہے، وہاں سب کو اللہ تعالیٰ حفاظت میں رکھے۔ خاص طور پر الجزائر کے احمدیوں کو کیونکہ وہ پرانے احمدی نہیں ہیں ان کو ثبات قدم بھی دے اور ان کی مشکلات کو جلد دور بھی فرمائے۔ آمین

کلام الامام امام الکلام

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرہ عالم بنا دیا!
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

(درثمین)

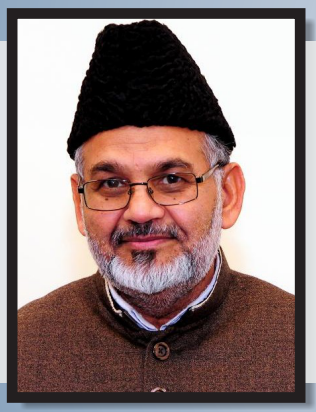

رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے؟

مکرم مولانا سیّد شمشاد احمد ناصر صاحب

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دفعہ پھر رمضان المبارک کا مہینہ ہماری زندگیوں میں آرہا ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس مبارک مہینہ کو 'شَھرٌ مبارک' قرار دیا ہے اور اس وجہ سے اس مہینہ کو 'سیّد الشھور' یعنی تمام مہینوں کا سردار بھی کہا گیا ہے۔ اسی مبارک مہینہ میں انسان کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک اجر پاتا ہے۔ یہ اسقدر مبارک اور رحمت ومغفرت کا مہینہ ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔

اِنّ الجَنّۃ لَتُزیّنُ مِنَ الحولِ الی الحول لِشَھْرِ رمضان

کہ جنت رمضان کے استقبال کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس مہینہ میں جنت کے دروازے وا ہوتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور خدا کے فضلوں اور رحمتوں اور مغفرتوں کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

اس مبارک مہینہ میں دوست احباب زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے چند طریقے درج ذیل ہیں:

1۔ نماز باجماعت کا قیام کریں

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے مسند امامت وخلافت پر متمکّن ہوئے ہیں، بار بار اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ احبابِ جماعت نماز باجماعت کا قیام کریں۔ قرآن کریم میں متعدد مرتبہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ احادیث میں نماز باجماعت کے لئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بشارات دی ہیں کہ 27 گنا ثواب ملتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو کوشش کر کے مساجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔ نماز باجماعت اپنی ذات میں الگ ایک مضمون ہے۔ یہاں صرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ یہ اہم فریضہ ہے رمضان میں اس کی طرف زیادہ توجہ رہے۔

2۔ قیام اللّیل

رمضان المبارک کے دنوں میں کوشش کرنی چاہئے کہ قیام اللّیل یعنی تہجد کی نماز ادا کی جائے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت مبارکہ تھی کہ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ بھی آپ آٹھ رکعات نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے اور 3 وتر۔ انسان کو جتنا وقت میسّر ہو نمازِ تہجّد ضرور ادا کرنی چاہئے کہ اس وقت کی دعا خدا کے حضور مقبول ہوتی ہے۔ احادیث میں قیام اللّیل اور نمازِ تہجد کی بہت فضیلت آتی ہے کیونکہ یہ وقت خدا سے لقاء کا بہترین وقت ہے۔

حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات جب کہ رات کا ایک تہائی حصہ باقی ہو تو یہ اعلان کرتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تا کہ میں اس کو بخش دوں۔ (سنن ترمذی۔ کتاب الدعوات)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دن کو بہت کام ہوتے ہیں اس لئے نماز تہجد پر نہیں اُٹھ سکتے حالانکہ قرآنِ کریم نے اسی بات کو سامنے رکھ کر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نمازِ تہجّد کا حکم دیا:

اِنَّ لکَ فی النھار سَبْحًا طَوِیْلاً (سورۃ المزمّل 73: 8)

کہ اے محمد تجھے دن کے وقت بے شمار کام ہوتے ہیں۔

گویا مصروفیتوں اور کاموں کا ایک نہ ختم ہونے والا دریا ہے جو بہتا چلا آتا ہے۔ جن کی وجہ سے تمہیں لمبی لمبی عبادتوں کا موقع نہیں ملتا اس لئے راتوں کو اٹھ کر خدا کی عبادت کیا کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے:

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔''

(ملفوظات۔ جلد نمبر 3، صفحہ 245)

3۔ نمازِ تراویح

رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا انتظام ہوتا ہے جو دوست نمازِ تراویح میں شامل ہوتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ نمازِ تہجّد کے لئے بھی اٹھیں اور نماز تہجد ادا کریں۔ یہ بہت بڑے ثواب اور اجر کا کام ہے۔

4۔ تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا قرآن کریم کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ان بابرکت ایام ہی میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا تھا۔ بالفاظ دیگر رمضان کا مہینہ قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ اس لئے دوستوں کو اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔ اس کے معانی پر غور وفکر ہو۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت مبارکہ کے مطابق کم از کم ایک مرتبہ تو ضرور قرآن کریم کا دَور مکمل کرنا چاہئے۔ ہو سکے تو دو دفعہ مکمل کیا جائے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہر سال رمضان شریف میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ لیکن رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری سال دو مرتبہ تلاوت کا دور مکمل کیا۔

جماعت احمدیہ کی مساجد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے درسِ قرآن کریم ہوتا ہے۔ اس میں بھی شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک احمدی کے لئے تو یہ از بس ضروری ہے کہ رمضان میں کثرت سے تلاوت ہو۔

5۔ ''دعائیں کریں، دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں''

یہ وہ مبارک الفاظ ہیں جو ہمارے پیارے امام نے خلیفہ بنتے ہی جماعت سے پہلے خطاب میں فرمائے تھے۔ اور اس کے بعد سے آج تک آپ کا کوئی خطبہ، کوئی تقریر، کوئی درس، کوئی نصیحت ایسی نہیں جس میں آپ نے دعاؤں کی طرف توجہ نہ دلائی ہو۔

بلاشبہ یہ مبارک مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

’’رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔‘‘ (جامع صغیر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے‘‘

(الحکم۔24؍جنوری 1901)

یہی وجہ ہے کہ روزوں اور دُعا کے اس گہرے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے:

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ؕ (البقرہ 2:187)

جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو ان کو بتادے کہ میں قریب ہی ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

اس میں تو شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کثرت سے دعائیں کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں زندہ خدا پر ایمان لانا سکھایا ہے۔ اور جس قدر احمدی قبولیتِ دعا پر ایمان رکھتے ہیں شاذ ہی کوئی رکھتا ہو۔ اسکے باوجود یہ یاددہانی کرانی ضروری ہے کہ رمضان میں دوست ’’قبولیتِ دعا‘‘ کے نظاروں کے لئے خوب خوب دعائیں کریں۔ ویسے تو سارا وقت ہی قبولیتِ دعا کا ہے لیکن احادیث میں روزہ دار کے لئے ایک خاص وقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

اِنَّ للصائمِ عند فطرہٖ لدعوۃٌ ما تُرَدُّ

کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اسلام کی ترقی اور اس کی اشاعت کے لئے خوب دعائیں کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں اس کا وعدہ ہے۔ ادعونی استجب لکم‘‘

(ملفوظات۔ جلد نمبر 9 صفحہ 167)

نیز فرمایا:

اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔

پس افطاری کا وقت قبولیت دعا کا بہترین وقت ہے۔ اس وقت کو باتوں میں یا کسی اور مصروفیت میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ افطاری سے پانچ، سات منٹ قبل تنہائی میں بیٹھ کر ضرور دعا کرنی چاہئے۔ اپنی دعاؤں میں اشاعتِ اسلام، اسیرانِ راہِ مولیٰ، شہداء کے پس ماندگان کے لئے اور مظلوم احمدیوں کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ضرور دعائیں کریں۔

6۔ ذکرِ الٰہی، توبہ واستغفار

رمضان المبارک میں انسان کو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی، توبہ استغفار بھی کرنا چاہئے۔ دیکھا جاتا ہے کہ انسان بعض اوقات اپنا وقت ذکرِ الٰہی میں گزارنے کے بجائے اور باتوں میں اور دیگر مشغولیات میں گزار دیتا ہے حالانکہ رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور جتنا بھی وقت میسّر آئے خدا کو یاد کرنے میں اور کثرت سے استغفار کرنے میں استعمال کرنا چاہئے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے:

’’ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔‘‘

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

’’اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔‘‘ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ: ’’صبح وشام کے وقت خصوصًا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔‘‘ (رسالہ القشیر یہ۔ باب الذکر، صفحہ 111)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27؍مئی 2005ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو بعض دعائیں روزانہ توجہ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ وہ دعائیں درج ذیل ہیں:

1۔ سورۃ الفاتحہ

2۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرۃ 2: 251)

3۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (اٰل عمران 3:9)

4۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (سنن ابو داؤد. کتاب الصلوٰۃ)

5۔ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ.

6۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان العظیم

7۔ درود شریف

رمضان المبارک میں مذکورہ بالا دعاؤں کو کثرت کے ساتھ پڑھا جائے۔

توبہ کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے یعنی اس کی توبہ ردّ نہیں کی جاتی۔ (جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات، باب فضل التوبۃ)

حدیث ہے کہ:

عَنْ جُنْدَب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ ، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ. (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ: ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اسے بخش دیا، ہاں خود ایسے شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کہا۔

استغفار کے بارہ میں تو قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت ارشادات ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال 8:34)

ترجمہ: اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب کہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔ گویا اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے والے عذابوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

پھر فرمایا:

’’وہ لوگ جو اگر کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ

بخشتا ہے اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہوں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔'' (آل عمران 3: 136)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں روزانہ سو مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

اور پھر فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو لازم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشائش کے سامان پیدا فرمائے گا۔ اس کی ہر تکلیف، غم اور پریشانی کو ختم کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔ (سنن ابوداؤد)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اپنے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی اس پر آپ نے فرمایا:

''استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے نیز استغفار کلیدِ ترقیات ہے۔''

(ملفوظات۔ جلد نمبر 2، صفحہ 206)

ایک شخص نے عرض کی حضور میرے لئے دعا کریں کہ میرے اولاد ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا:

''استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔''

(ملفوظات۔ جلد نمبر 2، صفحہ 209)

ایک شخص نے پوچھا کہ میں کیا وظیفہ پڑھا کروں؟ فرمایا:

''استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچا لے۔ سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہئے، نماز میں اپنی زبان میں بھی دُعا مانگو یہ ضروری ہے۔'' (ملفوظات۔ جلد نمبر 2، صفحہ 320)

7۔ صدقہ وخیرات

رمضان المبارک چونکہ ایک پیغام یہ بھی دیتا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں غریب پروری بھی کی جائے۔ غرباء کا خاص خیال رکھا جائے۔ اُن کی ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم دُنیا کے انسانوں میں سب سے بڑے سخی تھے۔ آپ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے۔ بلکہ پاس نہ بھی ہوتا تو فرماتے کہ تم قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کر لو میں تمہیں دے دوں گا۔ اور جب پاس ہوتا تو سب کچھ راہِ خدا میں قربان اور فدا کر دیتے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو آپؐ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدء الوحی)

خدا جانے آپ کیا کیا کچھ لوگوں کو عطا فرماتے۔ یعنی یہ سنّتِ نبویؐ ہے کہ رمضان میں انسان مالی قربانی بھی پیش کرے۔ صدقہ و خیرات بھی کرے۔

چندہ جات کی ادائیگی میں انسان کو بالکل کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور اس مبارک مہینہ میں تو جس قدر بھی مالی قربانی کی جائے عام دنوں کی نسبت اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اس لئے تحریک جدید اور وقفِ جدید کے وعدہ جات کی اس مبارک مہینہ میں تکمیل کرنا بہت زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

8۔ فطرانہ

اسی طرح صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی رمضان شروع ہوتے ہی کر دینی چاہئے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہر مسلمان خواہ بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت سب پر **صدقۃ الفطر** (زکوٰۃ الفطر) یا فطرانے کو واجب قرار دیا ہے۔ اس کی حکمت اور برکت کا بھی ذکر فرمایا کہ یہ روزے دار کو لغو اور گندی چیزوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور مساکین کو کھانے کا سامان مہیا کرتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کی نیکیاں اور عبادات آسمان اور زمین کے درمیان معلّق ہو جاتی ہیں انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے جاتا ہے اور عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔

(احادیث آنحضرت ﷺ۔ ربوہ: دفتر صدر عمومی صدر انجمن احمدیہ۔ حدیث نمبر 44، صفحہ 135)

پس جتنا فطرانہ بھی جماعت کی طرف سے معین ہوا سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ یہ فطرانہ جلد از جلد غرباء مساکین اور ضرورت مندوں کو پہنچ جائے اور وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

9۔ رمضان کا آخری عشرہ، لیلۃ القدر، اعتکاف

سارا رمضان ہی عبادات اور روحانی جدّ و جہد کا مہینہ ہے مگر رمضان کا آخری عشرہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر ہمت کس لیتے اور اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا تو سارا سال ہی عبادات سے پُر ہوتا تھا۔ آپ ہر روز تہجّد پڑھتے، اتنی پڑھتے کہ آپ کے پاؤں مبارک بھی متورّم ہو جاتے۔ مگر رمضان کے آخری عشرہ میں آپ کی عبادات اور زیادہ معراج کے زینے طے کرتیں۔ پس جو کوتاہی گزشتہ دو عشروں میں رہ جائے اس کی کمی آخری عشرہ میں پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ اعتکاف کی توفیق دے انہیں بھی اپنا سارا وقت ذکرِ الٰہی، توبہ استغفار، درود شریف، دعاؤں، عبادات اور بکثرت تلاوتِ قرآن کریم اور نوافل کی ادائیگی میں گزارنا چاہئے۔ غلبہء اسلام کے لئے، حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے، خدمتِ دین بجالانے والوں کے لئے، اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے، شہدائے احمدیت کے پس ماندگان کے لئے، تعصب زدہ ممالک کے احمدیوں کے دشمنوں کے ظلم وستم سے محفوظ رہنے کے لئے، بیماروں کے لئے، پریشان حال لوگوں کے لئے، غرباء و مساکین و بیوگان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر معتکف اعتکاف کے بعد اپنے اندر عظیم انقلاب محسوس کرے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اعتکاف کے دوران سارا وقت عبادت میں صرف کرتے تھے۔ پس ہر معتکف کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت مبارکہ کے مطابق اعتکاف کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب معتکفین کے اعتکاف کو شرفِ قبولیت بخشے۔

10۔ لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی فضیلت قرآن کریم میں یوں بیان ہوئی ہے:

لیلۃ القد خیر من الف شھر (القدر 97: 4،5)

یہ رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔

لیلۃ القدر کی ایک بڑی برکت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جن کو عام طور پر دوسرے دنوں میں زیادہ عبادات اور دعاؤں کی توفیق نہیں ملتی جب وہ رمضان کے آخری عشرے میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں بھی اس رات کی تلاش میں راتوں کو زندہ کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ تو پھر اس کے بعد انہیں خدا کے فضل سے دعاؤں اور عبادات کا نشہ لگ جاتا ہے جو ان کے ساتھ ہمیشہ لگا رہتا ہے اور اُن کی زندگی کو سنوارنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لیلۃ القدر ایماناً و احتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ (صحیح مسلم)

جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

پس جس طرح رمضان باقی نیکیوں کو دائمی حیات بخشتا ہے اسی طرح لیلۃ القدر کی رات جو کہ قبولیتِ دعا کا اہم موقع ہے، بھی نیکیوں کو مسلسل کرنے کا سبق دیتی ہے۔ لیلۃ القدر کی برکات ہر وقت اور ہر زمانے میں انسان حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

''جس نے رمضان میں شروع سے آخر تک تمام نمازیں باجماعت ادا کیں تو اس نے لیلۃ القدر کا بہت بڑا حصہ پالیا۔

(کنز العمال)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لیلۃ القدر میں کی جانے والی دعا بھی سکھائی جو یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تُو مجھے بھی بخش دے اور معاف فرما دے۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الدعوات)

11۔ عید الفطر

رمضان المبارک گزرنے پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے انعام کے طور پر عید الفطر رکھی ہے جس میں تمام مسلمان مرد و عورت چھوٹے بڑے سب خوشی سے شامل ہوتے ہیں۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام بھی بشاشت اور مسرت کا مذہب ہے۔ اور انسانی وجود کی شادابی کے سامان مہیا کرتا ہے جو کہ عین فطرتِ انسانی ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم عید کی نماز کے لئے اتنی تاکید فرماتے تھے کہ حضرت امِ عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ عیدین کے دن سب لوگ عورتیں اور بچے بھی عید پر جائیں۔ یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید کے خطبے اور دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا۔ البتہ وہ نماز میں شامل نہ ہوتیں۔ آپؐ نے اتنا تاکیدی ارشاد فرمایا کہ اگر کسی عورت کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر حاضر ہو۔

پس عید کی خوشیاں رمضان المبارک کی عبادتوں کے قیام کے نتیجہ میں خدا سے لقاء کی خوشیاں ہیں۔ اور یہی حقیقی عید ہے جو رمضان کے مقاصد میں سے ہے کہ ہمیں خدا مل جائے۔

اس کے علاوہ جو ظاہری خوشیاں ہیں اُن میں بھی چاہئے کہ ہم اپنے غریب بھائیوں کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی جملہ برکات اور فیوض سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر عفو و درگزر کا سلوک کریں

جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جولائی 2003ء کو بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔ کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو و درگزر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔ اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکرگزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس کے دینے والے کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دینے والی ہے تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔ بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ شکرگزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔'' (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 19 ستمبر 2003ء)

نویدِ رحمت

مکرم مرزا محمود احمد صاحب

ماہ رمضاں نویدِ رحمت ہے
آیۂ خیر وجہ برکت ہے

زندگی میں یہ ماہ پھر آیا
خوش نصیبی ہے اور سعادت ہے

بند ہیں سارے در جہنم کے
اور وا ہر ایک باب جنت ہے

اس میں قرآن کا نزول ہوا
ماہِ رمضاں کی یہ فضیلت ہے

ماہِ رمضاں کا آخری عشرہ
یاد رکھئے کلید جنت ہے

تم ہو کمزور پر تمہارا خدا
قادر و مقتدر ہے قوت ہے

اس کے آگے جھکو بہ شب۔ بہ نیاز
کہ یہی بہتریں انابت ہے

ہر گھڑی عرش سے پیام سکوں
ہر گھڑی غیب سے بشارت ہے

ہم پہ اللہ کا ہے کرم محمودؔ
ہم پہ سایہ فگن خلافت ہے

روح کے واسطے پیامِ نشاط
پئے دل موجب مسرت ہے

''چل رہی ہے نسیم رحمت کی''
رنگ پر شانِ استجابت ہے

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب، نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

صدقۃ الفطر

☆ فدیہ کی شرح چھ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔

☆ کینیڈا میں فطرانہ کی شرح تین ڈالر فی کس ہے۔

☆ اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم پانچ ڈالر فی کس عید فنڈ ادا کرنا چاہئے۔ عید فنڈ بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خورد ونوش اور اخراجات عید اور پارچات وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے۔

اس لئے فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ایک اہم چندہ ہے جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 اگست 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء میں فرمایا:

یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں اُن پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ ... یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اپریل 2006ء)

زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقوم پر ہے جن پر ایک سال ہو جائے۔ موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا نصاب کینیڈا کے لئے ساڑھے چار ہزار ڈالر 4,500 $ ہے۔ اگر اتنی رقم یا اتنی مالیت کے زیورات یا قیمتی دھاتیں کسی کے پاس ایک سال تک رہی ہوں تو ان کی مالیت پر اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر اُن پر زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرمایا:

''یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔''

(خطبات مسرور۔ جلد 22، صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

مالی سال کا اختتام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہوا چاہتا ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد لازمی چندہ جات سو فی صد ادا فرما کر اپنے فرض سے سبکدوش اور عنداللہ ماجور ہوں۔

رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان میں تو آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جود وسخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدالوحی، حدیث نمبر 5)

جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور فوائد

مرتبہ: مکرم طارق مسعود شبلی صاحب، معاون خصوصی جلسہ سالانہ

قرآنی ارشاد

یٰایھاالذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصدقین o

(سورۃ التوبہ آیت 119:9)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

ارشاد گرامی رسول اللہ ﷺ

قال ما من قوم یذکرون اللہ الا حفت بھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ

(جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث 1330)

ترجمہ: رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور ان پر تسکین (اطمینان قلب) نازل کر دی جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (یعنی فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے غیر معمولی طور پر مبارک ایام کی آمد آمد ہے۔ یہ روحانی بہار ایک مرتبہ پھر سے افراد جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے روحانی مسرت و شادمانی کی ٹھنڈی روح پرور ہواؤں کے سامان لئے آ رہی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی راہنمائی میں اس بابرکت اور عظیم سلسلہ کی خود بنیاد ڈالی۔ اس اہم جلسہ کا بنیادی مقصد صرف روحانی ترقی اور معرفت دین کا حصول ہے۔ اور اسی بنیادی وجہ کے باعث جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہمارا یہ جلسہ عام دنیاوی جلسوں اور میلوں کے برعکس بہت سی برکتوں اور فضلوں کا حامل ہوتا ہے اور آپؑ نے اس کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اس کی اغراض و مقاصد کو خود تفصیل سے بیان فرمایا اور مہمانوں اور میزبانوں کے لئے نہایت اہم زریں ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ اس مبارک جلسہ کے اجرا کے موقع پر اس کی اہمیت کا ذکر کچھ اس طور پر فرمایا:

آغاز نظام جلسہ سالانہ

قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین، اگر خدا تعالیٰ چاہے، بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351)

غیر معمولی جلسہ

☆ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

☆ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

☆ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے

☆ اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

☆ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

(الحکم 10 مارچ 1902ء)

☆ پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔

☆ اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ برے نتائج پیدا کرتی ہے۔

مقاصد و مدعا جلسہ

☆ وہ علت غائی جس کے لئے میں (مبائعین کو اکٹھا کرنے سے متعلق) حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد، صفحہ 395)

☆ کہ ہماری جماعت کے لوگ ... بار بار کی ملاقاتوں سے:

☆ ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔

☆ ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔

اور (درج ذیل امور میں) دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔

☆ زہد

☆ تقویٰ

☆ خدا ترسی

☆ پرہیزگاری

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

☆ نرم دلی

☆ باہم محبت

☆ مؤاخات

☆ انکسار

☆ تواضع

☆ اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔

اسی طرح سے دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد، صفحہ 394)

☆ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ

☆ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور

☆ ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور

☆ معرفت ترقی پذیر ہو۔

یہ عاجز اپنے صریح صریح اور ظاہر ظاہر الفاظ سے اشتہار میں لکھ چکا کہ یہ سفر ہر یک مخلص کا طلب علم کی نیت سے ہوگا۔

اپنی جماعت کو

☆ طلب علم اور

☆ حل مشکلات دین اور

☆ ہمدردی اسلام اور

☆ برادرانہ تعلقات کے لئے بلایا ہے۔

ایک اور موقع پر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

☆ صرف طلب علم اور

☆ مشورہ امداد اسلام اور

☆ ملاقات اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا۔

(مجموعہ اشتہارات۔جلداول،صفحہ352-364)

جلسہ کے ایام کیسے گذارے جائیں

☆ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں۔

التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ، توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

۔ جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہئے۔

۔ جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔

اسی ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند ارشادات:

☆ جلسوں پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھے ہو جانے کا تصور لے کر نہ یہاں آئیں۔

☆ جب یہاں آئیں تو غور سے ساری کارروائی کو سننا چاہئے۔

☆ سستی کرتے ہیں تو پھر تو یہاں آکر بیٹھنا اور تقریریں سننا کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

☆ باہر سے آنے والے بھی اور یہاں کے رہنے والے غور اور دلجمعی سے جلسے کی کارروائی سنیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20 اگست 2004ء،صفحہ 6)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسب ارشاد:

☆ جلسے پر آنے والے مہمانوں کو یہ مقصد پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپس میں محبت و اخوت پیدا ہو

☆ اس موقع پر آنحضرت ﷺ کے حسب ارشاد آپس میں سلام پھیلایا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟ فرمایا ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ۔ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔

(صحیح بخاری۔کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ کے فوائد

☆ تو جب اس طرح سلام کا رواج ہوگا تو آپس میں محبت بڑھے گی۔

☆ ہر طرف سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں گی تو یہ جلسہ محبت کے سفیروں کا جلسہ بن جائے گا۔

☆ محض للہ یہ سب عمل ہو رہا ہوگا تو اللہ کی پیار کی خاص نظر بھی آپ پر پڑ رہی ہوگی۔

☆ ان دنوں میں خاص طور پر عورتیں بھی، بچے بھی، مرد بھی سلام کو بہت رواج دیں۔

☆ اس سے ایک تو محبت بھی آپس میں بڑھے گی اور پھر اسلام کا صحیح نمونہ بھی پیش ہو رہا ہوگا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20 اگست 2004ء،صفحہ 7)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

☆ ان (شاملین جلسہ) کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

☆ پھر آپس میں اس طرح گھلنے ملنے سے، اکٹھے ہونے سے محبت و اخوت بھی قائم ہوتی ہے۔

☆ آپس میں تعلق اور پیار بھی بڑھتا ہے اور

☆ بعض دفعہ حقیقی رشتہ داریاں بھی قائم ہو جاتی ہیں۔

☆ رشتہ ناطے کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں اور

☆ اس سے جماعت میں جو مضبوطی پیدا ہونی چاہئے وہ پیدا ہوتی ہے۔

☆ اور اجنبیت بھی دور ہوتی ہے۔

☆ ایک دوسرے کے لئے بغض و کینے کم ہوتے ہیں اور

☆ آپس میں لوگوں کی رنجشوں کا پتہ لگتا ہے تو ان کے لئے پھر دعائیں کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔

☆ اور پھر جو دورانِ سال وفات پا گئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرنے کا موقع ملتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی باتوں کے سنانے کا شغل رہے گا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20 اگست 2004ء،صفحہ 6)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعائیں کرنے کا موقع ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔ آمین

یہ جلسہ ہمارا

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

جلو میں اپنے اُلوہی بشارتیں لے کر
مسیحِ وقت کی فرمودہ برکتیں لے کر
یہ فضلِ ایزدی لاکھوں ارادتیں لے کر
سجی یہ بزمِ تمنّا سعادتیں لے کر

کہ ہم میں ہر کوئی اس بزم کا ہے دیوانہ
اسی کو کہتے ہیں ہم لوگ جلسہ سالانہ

خدائے پاک کے حسبِ وعید یہ جلسہ
مسیحِ پاک کی زرّیں نوید یہ جلسہ
ہمارے سب کے لئے گویا عید یہ جلسہ
دلوں کو صدق و صفا دے مزید یہ جلسہ

ہمارے جذبۂ ایماں کو تازگی بخشے
دل و نظر کو نئی ایک روشنی بخشے

یہ کینیڈا تری خوش بختی کا نشاں بھی ہے
جو یہ بہارِ چمن جلوہ زن یہاں بھی ہے
کوئی بھی مہماں ہے یا کوئی میزباں بھی ہے
اما مِ وقت کا ان سب پہ سائباں بھی ہے

وہ یعنی اُس کی دعاؤں کا سرمدیں سایہ
بہ فیضِ مولائے کُل ہر کسی نے ہے پایا

یہ ایک موسمِ گُل ہے وفا شعاروں کا
یہ مے کدہ مئے عرفاں کے بادہ خواروں کا
یہ ایک ابرِ کرم شب نمی پھواروں کا
یہ کہکشاں کوئی جُھرمٹ ہے چاند تاروں کا

یونہی ستاروں سے ہر دم یہ جگمگاتا رہے
ہماری بزمِ تمنّا کو یہ سجاتا رہے

جلسہ سالانہ کے دن قریب آگئے ہیں

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اس جلسہ کو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں شروع فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرما دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامن فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم وبیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگانِ خدا کے دلوں کو علوم ومعرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمدللہ کہ اب اس جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید ونصرت اور رحمت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ ہے امسال بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 7 تا 9 جولائی 2017ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسسا گا میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی اجتماع ہوتا ہے۔

یہ جلسہ دنیاوی میلوں اور اجتماعوں کی کیفیت کے برعکس نہایت مؤثر روحانی تاثیرات کا حامل ہوتا ہے۔ حصول علم ومعرفت اور قرب مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشاقِ اسلام واحمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبت صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت درد سے بیش قیمت مقبول دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہمیشہ پہنچتا رہے۔ آمین۔

اس روحانی جلسہ سالانہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ یہ جلسہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نماز تہجد اور پانچوں نمازوں کا با جماعت اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن اور درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرونِ ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتہ اخوت میں منسلک ہو چکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ سالانہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز دورانِ سال رخصت ہو جانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

امسال جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج امریکہ بطور مرکزی نمائندہ شرکت فرمائیں گے۔ اور اس موقع پر درج ذیل موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

☆ نماز یقیناً برائیوں اور ناپسند باتوں سے روکتی ہے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

☆ مطالبات تحریک جدید : سادہ زندگی

مکرم مولانا اعزاز احمد خاں صاحب

☆ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے دوران پیش آنے والے ایمان افروز واقعات

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب

☆ نفاست اور نظافت: روحانی ترقی کی شاہراہ

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا ایک طالب علم

☆ جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

مکرم نعیم احمد لکھن صاحب، مقامی امیر وینکوور

☆ آنحضرت ﷺ مثالی عائلی زندگی کا نمونہ

مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا

☆ ہستی باری تعالیٰ: قبولیتِ دعا کی روشنی میں

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب

☆ کینیڈا کے پچاس سال :عالمی انسانی اقدار کا بہترین نمونہ

مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : معاشرہ میں امن اور انصاف کا قیام

مکرم مولانا محمد اسحاق فونسیکا

☆ تقریبات تعلیمی اسناد و ایوارڈز

☆ چوتھا سالانہ سر ظفر اللہ خاں ایوارڈ تقریب

☆ معزز مہمان کا خطاب

☆ منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبعی اور سماجی تنزل

مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب، نائب امیر امریکہ

☆ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا :ہماری ذمہ داریاں

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب

☆ تقریب علم انعامی و اسناد غیرہ

☆ تقریب حفظ القران ایوارڈ و اسناد

☆ خلافت ۔ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

☆ نومبائعین کے ایمان افروز واقعات

☆ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔نوع انسانی کے لئے عافیت کا حصار

مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب ،مشنری انچارج امریکہ، نمائندہ مرکز

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنا دے۔اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنا دے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔آمین۔

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا آنحضرت ﷺ کے ارشاد مطابق جنت میں گھر بنانا ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا عہد کیا ہے۔

آج کل مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور مسجد مبارک، بریمپٹن زیر تعمیر ہے۔ان کے علاوہ کینیڈا میں نمازوں کے مختلف مراکز کو مساجد نظر آنے والی عمارات میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

’’ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔‘‘

پھر فرمایا کہ:

’’اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔‘‘

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر نیشنل مساجد فنڈ کی اس بابرکت مد میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

چوتھی قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

جلسہ سالانہ کینیڈا 2016 کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا بصیرت افروز خطاب

جلسہ سالانہ میں شامل لوگوں کے تاثرات، اخبارات، ٹی وی، الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے وسیع پیمانے پر کوریج

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب و کامراں، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہے۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ (ایڈیٹر)

9/اکتوبر بروز اتوار 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ بارہ سے پندرہ موٹر سائیکلز پر مشتمل پولیس اسکواڈ پہلے سے ہی حضور انور کی رہائش گاہ کے باہر موجود تھا۔

پولیس کے Escort میں قافلہ روانہ ہوا اور گیارہ بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ ہر طرف سے پُر جوش اور بھرپور انداز میں نعرے بلند ہوئے اور جلسہ گاہ کچھ دیر تک نعروں سے گونجتی رہی۔

حضور انور کی آمد پر مہمان مقررین کی تقاریر کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور انور کی موجودگی میں درج ذیل 6 مقررین نے ایڈریسز پیش کئے۔

☆ **سب سے پہلے محمد فیاض صاحب، ممبر قانون ساز اسمبلی سسکاچوان صوبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** سسکاچوان (Saskatchewan) صوبہ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے وسائل سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود کوئی مسجد یہاں تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے دو مساجد بنائی جارہی ہیں۔ محمود مسجد ریجائنا میں اور بیت الرحمٰن سسکاٹون میں۔ سسکاٹون کی جماعت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اس کی یہ خوش قسمتی ہوگی کہ حضور انور اُن کی جماعت میں جمعہ پڑھائیں گے۔

☆ **اس کے بعد سرائنڈ رولیزلی، وفاقی حکومت کے وھپ (whip) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** آپ سب کا شکریہ آپ کینیڈا تشریف لائے۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی۔ اس دوران مَیں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور خدمت کا سلوک برتا۔ اس بات کو میں ہمیشہ بہت عزیز رکھتا ہوں۔ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں۔ نہ صرف آپ کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ آپ تمام دنیا کے بہترین شہری ہیں۔ آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو کہ نہایت باوقار، حکمت رکھنے والا اور نفیس انسان ہے۔

☆ **بعد ازاں نو دیپ بینز، منسٹر سائنس اور اقتصادیات نے اپنا ایڈریس پیش کیا:** آج مجھے خلیفہ کے قریب ہونے کا بہت اعزاز حاصل ہوا ہے۔ آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کس قدر اہمیت ہے نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ کینیڈا کے ملک میں بھی آپ کی قدر ہے۔

مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈا کے وزیرِ اعظم جسٹن ٹروڈو کا سلام پہنچانے کا شرف پا رہا ہوں۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ وہ پیارے حضور کی آٹوا میں آمد اور اُن کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔

میرے نانا کی پیدائش پاکستان میں ہوئی تھی اور مجھے اُن مشکلات اور تکالیف کا علم ہے جن کا سامنا آپ کو پاکستان میں کرنا پڑتا ہے۔ لیکن آپ نے پاکستان سے آکر نہایت محنت سے کام کیا۔ اور 50 سال میں آپ نے بڑی ترقی کی ہے۔ آپ بہت ساری مساجد کینیڈا بھر میں تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آرہا ہے۔

پچھلے سال جب نئی حکومت کا انتخاب کیا گیا تھا تو حکومت نے 25000 شامی پناہ گزین کینیڈا میں لانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب تک کینیڈا میں 30000 سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

☆ **اس کے بعد جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** حضور کی آمد جو کہ ایک خاص موقعہ ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔

میں نے 50 سالہ جشن جو نیتھن فلپ سکوئیر میں منایا گیا تھا

آپ کو مبارکباد دی تھی اور آج کے موقعہ پر میں خلیفہ صاحب کو جماعت کے کینیڈا میں اتنی مدّت سے قائم ہونے کی مبارک پیش کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ میں خلیفہ صاحب کو نیشنل پیس سمپوزیم شروع کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفہ صاحب دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں، اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ ہمیں چاہئے ان سب باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں، خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت ٹورانٹو میں 1990ء سے خوب مستحکم ہے۔ پیارے خلیفہ صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو میں 30 سال سے جانتا ہوں۔ اور انہوں نے میری ہر مشکل وقت میں امداد کی ہے۔ 30 سال قبل انہوں نے مجھے ایک مسجد کا ماڈل دکھایا تھا جو وہ میپل میں بنانا چاہتے تھے۔ تب وہ صرف ایک خواب تھا جو کہ پورا ہو گیا۔ ایک اور بات جس کا میں خلیفہ صاحب کے سامنے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ جماعت کے نوجوانوں کو تعلیم دینا اور صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ خوب محنت کرتی ہے تا کہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپ کو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کی اختتامی تقریب

بعد ازاں جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مأزن خبّاز صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم اسحاق فانسیکا صاحب (مبلغ کینیڈا) نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

’’ہے شکر ربّ عزّ وجلّ خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں‘‘

خوش الحانی سے پیش کیا۔

ذیلی تنظیموں کی بہترین مجالس میں علَم انعامی اور سندات خوشنودی کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا اور مجلس انصار اللہ کینیڈا کی بہترین مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

خدام الاحمدیہ میں ’’مجلس مسی ساگا ایسٹ‘‘ نے بہترین مجلس ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے علَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجلس ایڈمنٹن اور مجلس میپل نے دوم اور سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

خدام الاحمدیہ کے بہترین ریجن کے مقابلہ میں جی ٹی اے سینٹر ریجن نے اوّل پریری ریجن دوم اور یارک (York) ریجن نے سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

اطفال الاحمدیہ میں مجلس میپل (Maple) نے بہترین مجلس قرار پانے پر حضور انور کے دستِ مبارک سے علَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجالس ویسٹرن ساؤتھ اور سسکاٹون نے دوم، سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

اطفال میں بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پریری اوّل، ریجن جی ٹی اے سینٹر دوم اور یارک ریجن سوم قرار پائے۔ ان سب نے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

مجلس انصار اللہ کینیڈا میں کیلگری نارتھ ایسٹ مجلس علَمِ انعامی کی حقدار قرار پائی تھی۔ اس مجلس نے حضور انور کے دست مبارک سے علَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجالس پیس ویلج ایسٹ اور پیس ویلج سینٹر نے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پیس ویلج اوّل، ریجن کیلگری دوم اور ریجن پریری سوم قرار پائے۔ ان سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

تعلیمی ایوارڈز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد عطا فرمائیں اور ان کو میڈلز پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طلباء نے یہ اسناد اور میڈلز حاصل کئے۔

ہائی اسکول کے طلباء

1۔ عاطر خان گریڈ 12۔ 97 فیصد نمبروں کے ساتھ
2۔ عبداللہ ملک گریڈ 12۔ 97 فیصد نمبروں کے ساتھ
3۔ معیذ احمد گریڈ 12۔ 96 فیصد نمبروں کے ساتھ
4۔ وحید احمد گریڈ 12۔ 93 فیصد نمبروں کے ساتھ
5۔ ساجد احمد گریڈ 12۔ 93 فیصد نمبروں کے ساتھ
6۔ مظہر اقبال گریڈ 12۔ 92 فیصد نمبروں کے ساتھ
7۔ فیضان بیگ گریڈ 12۔ 91 فیصد نمبروں کے ساتھ
8۔ مرزا شاہزیب احمد گریڈ 12۔ 90 فیصد نمبروں کے ساتھ

انڈر گریجوئیٹ

1۔ شمائل رضوان بی ایس سی میکانیکل انجینئرنگ 84 فیصد نمبروں کے ساتھ
2۔ غلام احمد بی اے آنرز کنسیولوجی اینڈ ہیلتھ سائنس 83 فیصد نمبروں کے ساتھ
3۔ عاصم چوہدری بیچلر آف کامرس 80 فیصد نمبروں کے ساتھ
4۔ سلیمان داؤد بی اے اکنامکس 80 فیصد نمبروں کے ساتھ

پوسٹ گریجوئیٹ

1۔ عثمان احمد سید سی جی اے۔
2۔ ڈاکٹر سید ناصر طاہر ایم ایس سی ریڈیئیشن سائنس میڈیکل فزکس 89 فیصد نمبروں کے ساتھ
3۔ ملک فراز احمد ماسٹر آف مینیجمنٹ سائنسز 88 فیصد نمبروں کے ساتھ
4۔ رضوان احمد ماسٹر آف آرٹس چائیلڈ سٹڈی اینڈ ایجوکیشن 86 نمبروں کے ساتھ
5۔ اعزاز اللہ ماسٹر آف انجینئرنگ مکینکل 86 فیصد نمبروں کے ساتھ
6۔ فراض راجپوت ماسٹر آف انجینئرنگ کیمیکل 85 فیصد نمبروں کے ساتھ
7۔ یحییٰ خان ماسٹر انجینئرنگ الیکٹریکل 85 فیصد نمبروں کے ساتھ
8۔ محمد رضوان قمر ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن 80 فیصد نمبروں کے ساتھ
9۔ طاہر ملک ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن اِن ایچ آر اینڈ گلوبل لیڈرشپ 80 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

نظارت تعلیم

❁.....نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے اسناد اور گولڈ میڈلز حاصل کئے۔

1۔ولید مخدوم قیصر او لیول ، ایڈیکسل 4اے سٹار پلس 6 اے۔

2۔ساد احمد وڑائچ اے لیول، کیمبرج یونیورسٹی 3اے سٹار پلس 1اے۔

3۔ساجدہ نسیم ایف اے جنرل گروپ گرلز ، بہاولپور بورڈ سیکینڈ

4۔ہلال حسنات مرزا بی ایس کمپیوٹر انجینئرنگ، کومسائٹس فرسٹ

5۔اعجاز ظفر اللہ ایم ایس سی میتھ میٹکس ،قائداعظم یونیورسٹی فرسٹ

6۔احتشام نجیب چوہدری گریڈ ٹویلو 97فیصد نمبروں کے ساتھ

7۔ایس ۔عبداللہ ایم ایس سی پٹرولیم انجینئرنگ، نیومیکسیکو انسٹیٹیوٹ آف مائننگ اینڈ ٹیکنالوجی یو ایس اے جی پی اے3.87

❁ عبدالباسط قمر بقاپوری روزنامہ الفضل ربوہ کے مضمون نویسی مقابلہ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر ایوارڈ کے حقدار قرار پائے۔مصنف کو سند خوشنودی دی گئی۔

❁ جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یہاں ’’حفظ القرآن سکول‘‘ بھی جاری ہے۔اس سکول سے سال 2016ء میں جن بچوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے۔ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ان 9طلباء کو شمار کر کے حفظ القرآن سکول کینیڈا سے حفاظ کی کل تعداد 23ہوگئی ہے۔الحمدللہ۔

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔عزیزم حافظ راغب کھوکھر دورانیہ تین سال دو ماہ

2۔عزیزم حافظ ابصار احمد دورانیہ دو سال چار ماہ

3۔عزیزم حافظ جری اللہ خان دورانیہ دو سال پانچ ماہ

4۔عزیزم حافظ فراس احمد چوہدری دورانیہ دو سال پانچ ماہ

5۔عزیزم حافظ تفرید احمد ڈوگر دورانیہ دو سال چھ ماہ

6۔عزیزم حافظ ماہر احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ

7۔عزیزم حافظ حزیم احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ

8۔عزیزم حافظ طلحہ احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ

9۔عزیزم حافظ فاران ہنجرا دورانیہ دو سال سات ماہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب

تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی دنیا کا خیال ہے کہ مذہب کی حیثیت ثانوی حیثیت ہے اور اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو اس کے لئے مذہب سے ہٹ کر سوچنے کی ضرورت ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں اکثریت کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں جو فساد برپا ہے اس کی وجہ مذہب ہے جبکہ خود یہ بھی تسلیم کرتے ہیں اور سکولوں میں پڑھایا بھی جاتا ہے کہ انسان نے بنیادی اخلاق مذہب سے سیکھے۔ انسان کو متمدن اور با اخلاق بنانے میں مذہب کا ہاتھ ہے کسی فلسفہ دان کا نہیں۔گویا کہ خود بھی یہ لوگ جو ایسے خیالات رکھتے ہیں ایک مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ایک طرف تو مذہب کے خلاف ہیں دوسری طرف یہ بھی تسلیم ہے کہ انسان کو با اخلاق بنانے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جنہوں نے کہا کہ ہمیں اس تعلیم اور ان اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے یعنی انبیاء۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو اخلاقی اقدار دینے میں مذہب کا بہت بڑا ہاتھ ہے یا انبیاء کا ہاتھ ہے۔گو کچھ عرصہ بعد ان انبیاء کی تعلیم بھلائی جاتی رہی۔ کچھ اخلاق اور قواعد کو لوگوں نے یا ان کے سرداروں نے اختیار کر لیا کچھ کو چھوڑ دیا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انبیاء بھیجے جنہوں نے ان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ تمدنی ترقی میں بھی کردار ادا کیا اور انہی بنیادوں پر پھر عقل رکھنے والوں نے، سرداروں نے، لیڈروں نے بعض اخلاق اور اصولوں کو تو اپنا لیا لیکن روحانیت کو چھوڑ دیا۔نتیجۃً مذہبی اور روحانی حالت میں ترقی کے بجائے تنزل ہوتا چلا گیا اور یہ تنزل ہر قوم میں مذہب کی تعلیم میں مذہبی علماء اور قوم کے سرداروں کے اپنے مفادات کی ترجیح کی وجہ سے آیا۔انہوں نے مذہب کی تعلیمات کو ایک طرف کر دیا۔اپنی ترجیحات اوپر لے آئے۔نتیجۃً مذہبی تعلیم میں گراوٹ آ گئی ورنہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم تو ہر قوم کے لئے مختلف نہیں ہو سکتی۔اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں نے ہر قوم میں نبی بھیجے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء تو ایک ہی تعلیم لے کر آئے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور آپس کے تعلقات کی بہتری۔اکثر لوگ صحافی یا غیر مسلم سوال کرتے ہیں اسلام کے بارے میں تو انہیں میں یہی کہا کرتا ہوں کہ اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلاصۃً ہمیں بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس سے محبت کرو اور اس کے بندوں کے حق ادا کرو اور ان سے شفقت کا سلوک کرو اور ہر مذہب نے یہی تعلیم دی ہے اور اسلام کی تعلیم اس معاملے میں سب سے بڑھی ہوئی اور اعلیٰ ہے۔ پس جب مذہب یہ ہے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا علمبردار ہے تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کی وجہ مذہب ہے اور خاص طور پر اس زمانے میں اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی وجہ سے دنیا کی اس وقت فساد کی حالت ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔اسلام کی تعلیم کی وجہ سے یہ حالت نہیں ہے ہاں ہم کہہ سکتے ہیں بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بعض جگہ یہ حالت ہوئی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ صدی میں دنیا نے دو بڑی عالمی جنگیں دیکھیں۔کیا ان کی وجہ مذہب تھا یا لیڈروں کی خواہشات اور سیاسی اور جغرافیائی حالات اور لالچیں تھیں؟ اس موجودہ زمانے میں بھی کونسا مسلمان ملک ہے جو انتہائی اعلیٰ قسم کے ہتھیار اور اسلحہ تیار کرتا ہو۔ یہ ترقی یافتہ ملک اور بڑی طاقتیں ہی ہیں جو انتہائی اعلیٰ پائے کے اعلیٰ معیار کے ہتھیار تیار کرتی ہیں اور پھر تیسری دنیا کے ملکوں کو اور مسلمان ممالک کو بیچے جاتے ہیں۔حکومتوں کو بھی یہ سامان بیچا جاتا ہے اور حکومت مخالف گروہوں کو بھی یہ سامان بیچا جاتا ہے۔ میں نے تو جب بھی سیاستدانوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہی جواب دیا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔لیکن پھر وہ خاموش ہیں۔اس کی کوئی justification نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر مسلمان ممالک لڑائیوں اور فساد کی جگہ بنے بھی ہوئے ہیں تو اس میں بڑی طاقتوں کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ اسلحہ یا تو ان سے خریدا جاتا ہے یا مشرقی یورپ کے ممالک سے خریدا جاتا ہے اور سب کو پتا ہے لیکن نہیں روکتے۔روک بھی کس طرح سکتے ہیں کیونکہ خود ہی بیچتے ہیں۔اور جب کہو کہ فلاں حکومت کو تم اسلحہ بیچ رہے ہو اور وہ اسلحہ

ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف استعمال ہو رہا ہے اور ظلم کی وجہ بن رہا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ ہمارا جو کاروبار ہے یہ قانونی ہے۔ چھپ کے نہیں بیچ رہے۔ اگر اسلام کہتا ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔ الزام تو اسلام پر لگایا جاتا ہے لیکن اسلام کا معیار کیا ہے؟ اسلام یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی کام چاہے وہ جائز ہو اگر غلط موقع پر ہو رہا ہے تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عمل صالح پر بہت زور دیا کہ حقیقی مؤمن وہی ہے جو جائز کام جائز موقع پر اور نیک نیت سے کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چند دن ہوئے مجھے یہاں ایک صحافی نے پوچھا کہ ہم نہ تو اسلام کی تعلیم جانتے ہیں نہ اس کی تفصیلات کا پتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ اسلام ہی دنیا کے امن کی ضمانت ہے اور آج کل تو بالکل اس کے خلاف نظر آتا ہے۔ یہ کس طرح ضمانت ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے سارے دنیاوی حربے استعمال کر لئے ہیں لیکن امن قائم نہیں کر سکے۔ مسلمان بھی اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے اس لئے وہ بھی فساد کی حالت میں سے گزر رہے ہیں۔ اگر حقیقی امن قائم کرنا ہے تو پھر اسلام کی تعلیم کہتی ہے کہ انتہائی اعلیٰ معیار کے انصاف پر قائم ہو جاؤ اور انصاف پر قائم ہونے کا ایک معیار قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ. اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا. فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا. وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

(سورۃ النساء 4 : 136)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔''

پس یہ وہ معیار ہے جو ذاتی مفادات سے بالا ہو کر عدل و انصاف کرواتا ہے کہ صرف اپنے مفادات نہ دیکھو بلکہ حق بات کے لئے اگر اپنوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے تو پرواہ نہ کرو۔ یہ ایک اصولی بات ہے جسے صرف انفرادی اور گھریلو سطح تک ہی محدود نہیں سمجھا جانا چاہئے بلکہ انسانیت کے وسیع تر مفادات کے لئے یہ اصول ہے اور اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے۔ ملکوں اور حکومتوں تک بھی اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے۔ یہاں کیا ہوتا ہے؟ اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ وہ لوگ جو انصاف کے نام پر بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں کہ اپنے مفادات کے لئے سب کام ہو رہے ہیں۔ ایک بڑی طاقت حکومت کی مدد کرتی ہے تو دوسری طاقت حکومت مخالف گروہوں کی مدد کرتی ہے تا کہ علاقے میں اپنی برتری قائم رہے۔ مثلاً سعودی عرب کو مختلف ممالک کی طرف سے کئی بلین ڈالرز کا اسلحہ بیچا گیا۔ اور یہ بھی پتا ہے کہ وہ یمن کے خلاف، ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف صرف ان کو تباہ کرنے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ پس یہاں مسلمان بھی باوجود اسلام کا دعویٰ کرنے کے خواہشات کی پیروی کے لئے عدل سے دور ہٹ رہے ہیں اور غیر مسلم طاقتیں بھی اپنے مفادات اور خواہشات کی تسکین کے لئے عدل سے دور جا رہی ہیں، انصاف سے دور جا رہی ہیں اور بدامنی پیدا کر رہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں فساد کی حالت ہے۔ جن کو انصاف کی کرسی پر بٹھایا گیا ہے وہی انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں تو پھر مذہب کو اور خاص طور پر اسلام کو کیوں الزام دیتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی موقع ملے میں اکثر ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر تم انصاف کرو تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام تو انصاف اور عدل کی اتنی تلقین کرتا ہے کہ اس جیسے معیار تو کہیں دیکھے ہی نہیں جا سکتے۔ اس وقت اسلامی تعلیم کے ہر پہلو کو تو بیان نہیں کیا جا سکتا تاہم میں قرآن کریم کی بعض آیات اس وقت پیش کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے معیار قائم کرنے، بے چینیاں دور کرنے، امن قائم کرنے کے معیار مقرر فرمائے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔

سورۃ مائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ. وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا. اِعْدِلُوْا. هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى. وَاتَّقُوا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ. (سورۃ المائدۃ 5:9)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔''

یہ ہے وہ انتہاؤں کو پہنچا ہوا معیار۔ دشمنوں کی بات تو ایک طرف رہی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں تو اپنے معاہدوں کا بھی پاس نہیں کرتیں۔ ایک طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہیں تو دوسری طرف اگر مفادات حاصل نہ ہوں تو نقصانات پہنچانے کے لئے منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملکی مفادات بہرحال پہلے ہیں اور ضروری ہیں۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکی مفادات مقدم ہونے چاہئیں لیکن پھر عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جو بات ہے کھل کر دوسرے کو بتائی جائے اور واضح کیا جائے کہ اب ہمارا معاہدے پر قائم رہنا ممکن نہیں۔ یہ عدل ہے نہ کہ ظاہری دوستی کا نام ہو اور چھپ کے حملے بھی ہو رہے ہوں۔ نقصان پہنچانے کے منصوبے بھی کئے جا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ عہد ایک امانت ہے اور اس کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس زمانے میں خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ جنہوں نے ہماری صحیح رہنمائی کی ہے، جنہوں نے ہمیں بتایا کہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور اس کی تعلیمات نہیں بلکہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ دینی مفادات کے حصول کے لئے، دینی تعلیمات کے حصول کے لئے اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے مفادات کے حصول کے لئے عدل و انصاف سے ہٹی ہوئی حرکتیں کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر تباہی ہے۔ چنانچہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔''

پھر ذرا تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی فرمایا ہے۔ یعنی اگر صحیح طرح تم سچائی پر نہیں چلو گے تو عدل حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا. اِعْدِلُوْا. هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو انصاف کرنے سے نہ روکے۔ فرمایا کہ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔

فرماتے ہیں کہ ''آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں، دکھ دیویں اور خون ریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا۔ ان جانی

دشمنوں کے حقوق کو بھی قائم کیا ہے۔ اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے۔ یہ تو ٹھیک بات ہے کوئی دشمن ہو اس سے آدمی کہیں موقع ملے تو اخلاق سے پیش آ جائے یا ظاہری اخلاق سے پیش آ جائے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل ہے اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا ہے۔ یہ نہیں کہ تم محبت کرو بلکہ اس کا ذکر کیا ہے کہ تمہاری محبت کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔ سچائی اور انصاف کو پیچھے نہیں چھوڑے گا تو وہی سچی محبت ہے۔ چھوٹے پیمانے پر دنیادار انسان اپنے دائرے میں عدل سے دور جا کر یہ حرکتیں کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر حکومتیں یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اپنی مخالف قوموں کو اس قدر دبایا جاتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ ویسے ملکوں سے ظاہری تعلقات بھی ہوتے ہیں۔ اگر تعلقات خراب ہو جائیں تو ان پر معاشی پابندیاں، اقتصادی پابندیاں لگا کر عوام پر اس کی وجہ سے ظلموں کی انتہا کی جاتی ہے۔ بچے بھوکے مرتے ہیں۔ کسی بھی قوم پر اگر اقتصادی پابندی لگائیں گے تو اس قوم کے بچے بھوکے مریں گے۔ اس قوم کے لوگ بیروزگار ہوں گے۔ ہسپتالوں میں علاج کی سہولتیں یا کم ہو جائیں گی یا بہت مہنگی ہو جائیں گی۔ مریض مرنے شروع ہو جائیں گے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ تھا اور یہ ہے کہ اگر کسی حکومت کو ظلم سے روکنا ہے تو حکومت کے خلاف کارروائی کی جائے جس کا پھر قرآن کریم نے حل بتایا ہے۔ اگر کوئی حکومت ظلم کر رہی ہے یا بین الاقوامی قوانین کو توڑ رہی ہے یا ہمسایوں کو تنگ کر رہی ہے، ان پہ حملے کر رہی ہے اور معاہدات کو توڑ رہی ہے تو اس کے خلاف کس طرح کارروائی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ. فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

(سورۃ الحجرات 10:49)

اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ظلموں سے ہاتھ روکنے کا یہ طریقہ ہے نہ یہ کہ بڑی حکومتیں صرف اپنی برتری حاصل کرنے کے لئے معاشی پابندیاں لگا دیں۔ یہ طاقتور قوموں کے مظالم ہی تھے جن کی وجہ سے لیگ آف نیشن ناکام ہوئی تھی اور دوسری جنگ عظیم لڑی گئی اور یہی حرکتیں اب UNO بڑی حکومتوں کے دباؤ پر کر رہی ہے اور UNO کی ناکامی بھی شروع ہو چکی ہے اور اب خود بھی UNO کے بعض سابق عہدیدار لکھنے لگ گئے ہیں کہ بے انصافی کی وجہ سے UNO اپنے مقصد میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کے ثبوت ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ روس کی فوجیں شام میں موجود ہیں اور عالمی جنگ کے خطرے بڑھتے چلے جا رہے ہیں بلکہ دو دن ہوئے لندن کے ایک مشہور اخبار ٹائمز نے غالباً editorial میں یہ بھی لکھا تھا کہ عالمی جنگ اور ایٹمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت میں بیشک مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم کے ہاتھ کو کس طرح روکنا ہے لیکن اصولی طور پر یہ ہدایت تمام قوموں کے لئے رہنما ہے کہ صلح کرواتے وقت اپنے فوائد اور مفادات کو سامنے نہ رکھا کرو بلکہ اصل مسئلہ کا فیصلہ کرواؤ۔ شاید UN نے جب سے قائم ہوئی ہے ایک آدھ معاملہ میں اس کی مثال قائم کی ہو کہ عدل سے اور انصاف سے کام لیا ہو اور فیصلہ کیا ہو لیکن عموماً یو۔این بھی بڑی حکومت کے ہاتھوں میں کھلونا ہی بنی رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر دیرپا امن قائم کرنا ہے تو انصاف کے یہ اصول قائم کرنے ہوں گے ورنہ لکھنے والے یہ لکھنا بھی شروع ہو گئے ہیں۔ اور میں عرصے سے اس بات کی طرف توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ عالمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور اگر وہ جنگ ہوئی جس کا غالب امکان ہے کہ ایٹمی جنگ ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ پناہ دے۔ ہم اپاہج بچوں کی المناک نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں گے۔ پس مذہب اور خاص طور پر اسلام تو یہ بتا کر ہوشیار کر رہا ہے کہ ہوش میں آؤ ورنہ یہ فتنہ و فساد تمہیں تباہ کر دیں گے۔ لوگوں سے کیا سلوک ہونا چاہئے اور دنیا کو انصاف سے بڑھ کر کیا دینے اور کیسا سلوک کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں مکمل انصاف قائم ہو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''آپ کے اعمال کے متعلق یہ آیت جامع قرآن شریف میں ہے'' کچھ حصہ پڑھ رہا ہوں اس آیت کا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (سورۃ النحل 91:16) یعنی خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو اور عدل پر قائم ہو جاؤ اور اگر اس سے زیادہ کامل بننا چاہو تو پھر احسان کرو یعنی ایسے لوگوں سے سلوک اور نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی اور اگر اس سے بھی زیادہ کامل بننا چاہو تو محض ذاتی ہمدردی سے اور محض طبعی جوش سے بغیر نیت کسی شکریہ ممنون منت کرنے کے بنی نوع سے نیکی کرو۔ یعنی بغیر اس نیت کے کہ کوئی ہمارا شکریہ ادا کرے، ہمارا شکر گزار ہو تب بھی ان سے نیکی کرو۔ فرمایا ''جیسا کہ ماں اپنے بچے سے فقط اپنے طبعی جوش سے نیکی کرتی ہے ایسی نیکی ہونی چاہئے۔ اور فرمایا کہ خدا تمہیں اس سے منع کرتا ہے کہ کوئی زیادتی کرو یا احسان جتلاؤ۔'' اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کوئی نیکی کی ہے تو احسان نہ جتاؤ بلکہ فرمایا کہ زیادتی نہ کرو، احسان نہ جتلاؤ اور سچی ہمدردی کرنے والے بنو اور اسی آیت کی تشریح میں ایک اور مقام میں فرماتا ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا. اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (سورۃ الدھر 10.9:76) یعنی کامل راستباز جب غریبوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں تو محض خدا کی محبت سے دیتے ہیں نہ کسی غرض سے دیتے ہیں اور وہ انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ خدمت خاص خدا کے لئے ہے۔ اس کا ہم کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شکر کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں یا کہہ سکتے ہیں کہ اگر اسلام کی ایسی ہی اعلیٰ تعلیم ہے اور امن قائم کرنے اور عدل کے قائم کرنے کے اتنے اعلیٰ معیار ہیں تو پھر اسلام میں جنگیں کیوں لڑی گئیں یا اتنا فتنہ و فساد کیوں ہو رہا ہے؟ میں تو پہلے ہی اس بارے کہہ چکا ہوں کہ آج کل کے جو حالات ہیں وہ فتنہ و فساد مسلمان ملکوں میں اس لئے ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل

نہیں ہے۔اس کا بھی جواب میں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دیتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں ’بعض لوگ‘ یعنی غیر مسلموں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے۔‘ ایسے مخالفین جو مسلمانوں کے مخالف ہیں یا اعتراض کرنا چاہتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ ’بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے جب ایسی تعلیم سنتے ہیں تو اور کچھ نہیں تو یہی اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام میں اگر ہمدردی کی تعلیم ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑائیاں کیوں کرتے وہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اور تکالیف پر تکالیف اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی صرف مدافعت کے طور پر۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک ان کے ہاتھ سے تکالیف اٹھاتے رہے۔‘ یعنی مخالفین اور دشمنوں کے ہاتھ سے۔’ان کے عزیز دوست اور یاروں کو سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور وظلم کا کوئی بھی ایسا پہلو نہ رہا کہ مخالفوں نے ان کے لئے نہ برتا ہو یہاں تک کہ کئی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ان کے ہاتھ سے شہید بھی ہو گئے۔اور ان کے ہر وقت کے ایسے شدید ظلموں سے تنگ آ کر بحکم الٰہی شہر ہی چھوڑنا پڑا۔جب مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا۔جب ان کے ظلموں اور شرارتوں کی بات انتہا تک پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے مظلوم قوم کو اس مظلومانہ حالت میں مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لئے کہ شریر اپنی شرارت سے باز آ جاویں اور ان کی شرارت سے مخلوقِ خدا کو بچایا جاوے اور ایک حق پرست قوم اور دین حق کے لئے ایک راہ کھل جائے۔‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر اسلام میں جنگوں کی اجازت ہوئی تو کسی ظلم کے لئے نہیں۔اگر آج کوئی مسلمان لیڈر یا لوگ اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ظلموں کے لئے کہیں جنگ کی اجازت نہیں ہے بلکہ ظلم کو ختم کرنے کے لئے ہے۔آجکل بھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم کو ختم کرنے کے نام پر جنگیں ہوتی ہیں اور ان کو بڑا پسند کیا جاتا ہے۔یہ کہا جاتا ہے کہ عراق میں ظلم کو ختم کرنے کے لئے جنگ کی گئی تھی۔اب کہتے ہیں کہ جنگ تو اسی لئے کی گئی تھی لیکن ہمیں غلطی لگی تھی اور ہم سے غلط کام ہو گیا۔پھر لیبیا میں کہتے ہیں کہ ظلم کو ختم کرنے کے لئے جنگ لڑی گئی۔اب کہتے ہیں یہ بھی غلطی تھی۔اب شام میں جنگ لڑی جا رہی ہے تو اب دیکھتے ہیں اس کے ختم ہونے پر کیا جواب دیتے ہیں؟ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ حکومت صحیح ہو گی یا دوسرے صحیح ہیں لیکن اس ظلم کو ختم کرنے کا جو بھی طریق کار اختیار کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔لیکن بہرحال یہ ظاہر ہو گیا کہ جو کام ظلم کے ختم کرنے کے لئے کیا گیا تھا وہ اصل ظلم سے بڑھ کر ظلم ثابت ہوا۔اسلام نے اگر کبھی جنگ کی اجازت دی تو تمام انسانیت کے حقوق قائم کرنے کے لئے دی۔پہلی اجازت جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کی دی وہ ان الفاظ میں دی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ (سورۃ الحج 40:22) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے ہیں اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

پس تیرہ سال کے ظلموں کے بعد بھی جب دشمن باز نہیں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری جگہ مدینہ کی طرف جب ہجرت کر لی تو وہاں جا کر بھی ایک بڑی فوج اپنے بڑے سازو سامان کے ساتھ حملہ آور ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب بہت ہو گیا۔اب تم مسلمانوں کو بھی جنگ کا جواب، ظلم کا جواب جنگ سے دینے کی اجازت ہے تا کہ ظلم ختم ہو۔تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت ہے۔ابھی تم تھوڑے ہو اور دشمن طاقتور ہے لیکن خدا تعالیٰ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم تھوڑے ہو اور تم شاید ظاہری سامان کے حساب سے طاقت نہیں رکھتے کہ دشمن سے لڑو لیکن اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہاری مدد کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے مدد کی۔لیکن اس اجازت کے بعد بھی کھلی چھٹی نہیں دے دی بلکہ وجہ بھی بتا دی کہ جنگ اس وقت تک ہو گی جب تک یہ وجہ قائم ہے کہ جب تک تم پر ظلم ہو رہا ہے اور پھر یہ بھی کہ جنگ کر کے صرف تم نے اپنے حقوق قائم نہیں کرنے بلکہ دوسروں کے حقوق بھی قائم کرنے ہیں، غیر مسلموں کے حقوق بھی قائم کرنے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا ؕ وَ لَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (سورۃ الحج 41:22) کہ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر، لڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آزادیٔ حقوق کے لئے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔آزادیٔ مذہب کو قائم کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی۔اور وہ بھی اس صورت میں جب دشمن حملہ کرے تو اس کا جواب دو۔عیسائیوں کے گرجوں کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا۔اسی آیت میں یہودیوں کے معابد کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا، راہب خانوں کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا اور مساجد کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا۔صرف یہ نہیں کہا گیا کہ مسلمان اپنی مسجدوں کی حفاظت کریں بلکہ ہر عبادت گاہ جو کسی بھی مذہب کی ہے اس کی حفاظت کریں۔یہ نہیں کہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے ہیں اور ملکوں پر فوجیں چڑھا دو۔پس اسلام کی یہ خوبصورتی ہے اور اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس طرح فرمائی ہے کہ ’’چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبت میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔‘

لوگ کیوں حملے کرتے ہیں؟ وہ سمجھتے ہیں بڑے دولت مند ہیں۔ہم بڑی امیر قوم ہیں۔ہم بڑی طاقت والے ہیں۔ہمارے پاس مال بہت زیادہ ہے۔ہم نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ہمارے بڑے کارخانے ہیں۔ہمارے دنیا میں کاروبار سب سے زیادہ ہیں۔ہمارے بنک بہت بڑے بڑے ہیں جنہوں نے دنیا کی معیشت پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ہماری تعداد بہت زیادہ ہے ہمارا عزت اور مقام بہت زیادہ ہے۔فرمایا یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو برتر خیال کرتے ہیں۔اُس وقت ایسے لوگ تھے جو کافر تھے۔اس لئے انہوں نے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو یعنی اسلام پھیلے بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ہر کوشش کر رہے تھے کس طرح ان کو نقصان پہنچایا جائے اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت

بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔' (یہ شرارتیں کر رہے ہیں شر پھیلا رہے ہیں فساد پیدا کر رہے ہیں ان کا مقابلہ نہ کرو۔) 'چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گذر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور میں خدائے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے یہ ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ. اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ. یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا (اس وقت کے لئے مختص تھا ایک محدود اس زمانے کے لئے تھا جب یہ ظلم ہو رہے تھے) ہمیشہ کے لئے نہیں تھا بلکہ اس زمانہ کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے۔'

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج اگر مسلمان بھی جہاد کے نام پر حملے کر رہے ہیں، تو خود کش حملے کر رہے ہیں۔ یہ سب ظلم ہیں۔ اسلام اس کی قطعاً کوئی اجازت نہیں دیتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ 'اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا (یعنی کہ ختم کرتا) تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔'

اگر ظلم اس حد تک نہ پہنچتا اگر ظلم کو روکا نہ جاتا تو پھر یہی ہونا تھا کہ اس ظلم کی وجہ سے عیسائیوں کے گرجے بھی گرائے جاتے یہودیوں کے معبد بھی گرائے جاتے مسجدیں بھی گرائی جاتیں۔

فرمایا کہ 'مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔ اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ ان تمام عبادت خانوں کا میں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرض نہ کرے (ان کو نہ چھیڑے) اور منع کر دے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں (گرجے گرائے نہ جائیں) اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں اور فقرا کے خلوت خانوں سے تعرض نہ کرے۔ (ان کو نہ چھیڑے) اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے ہاں البتہ اس خدا نے جو اسلام کا بانی ہے یہ نہیں چاہا کہ اسلام دشمنوں کے حملوں سے فنا ہو جائے بلکہ اس نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور حفاظت خود اختیاری کے طور پر مقابلہ کرنے کا اذن دیا ہے۔ دفاعی جنگ کی اجازت ہے اور حفاظت کے لئے اجازت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسلام کی جنگوں کی اجازت کی یہ خوبصورتی ہے۔ لیکن اس اجازت میں بھی جو اصول وضوابط اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں وہ بھی ایک سنہرا لائحہ عمل ہے۔ مذہبی آزادی کے قائم رکھنے کے لئے مزید فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (سورۃ البقرۃ 2:194) اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی کرنے والے ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔ یعنی وہ زیادتی کرنے والے باز آ جائیں تو پھر زیادتی نہیں کرنی۔ یعنی مذہبی آزادی کی اجازت ہے۔ جو بھی دین کو اختیار کرنا چاہتا ہے وہ اختیار کرنے کی اس کو اجازت ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں 'یعنی عرب کے ان مشرکوں کو قتل کرو یہاں تک کہ بغاوت باقی نہ رہ جاوے اور دین یعنی حکومت اللہ تعالیٰ کی ہو جائے۔ اس سے کہاں جبر نکلتا ہے اس سے تو صرف اس قدر پایا جاتا ہے کہ اس حد تک لڑو کہ ان کا زور ٹوٹ جائے اور شرارت اور فساد اٹھ جائے اور بعض لوگ جیسے خفیہ طور پر اسلام لائے ہوئے ہیں ظاہر بھی اسلامی احکام ادا کر سکیں۔' بعض ان ظالموں کے خوف کی وجہ سے اسلام کا اظہار نہیں کر سکتے تھے تو اس لئے ان کے ظلموں کو روکو تا کہ ان میں دینی آزادی قائم ہو جائے۔ اگر کوئی مسلمان ہونا چاہتا ہے تو ہو جائے۔ 'اگر اللہ جل شانہ کا ایمان بالجبر منشاء ہوتا تو پھر جزیہ اور صلح اور معاہدات کیوں جائز رکھے جاتے۔' (قرآن کریم میں غیر مسلموں کے لئے جزیہ کے جو حکم ہیں، جنگوں میں صلح کے معاہدات کے لئے جو حکم ہیں ان کو کیوں رکھا جاتا؟) 'اور کیا وجہ تھی کہ یہود اور عیسائیوں کے لئے یہ اجازت دی جاتی کہ وہ جزیہ دے کر امن میں آ جائیں۔' یعنی جو مسلمان حکومتوں کے under آتے تھے اور مسلمانوں کے زیر سایہ تھے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ. وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (سورۃ النحل 16:127) اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے۔ زیادتی پر صبر اور بات چیت کے ذریعہ سے مسئلہ کا حل کرنے کا حکم ہے لیکن اگر دشمن اپنی انتہا پر پہنچ گیا ہے تو پھر اس اصول کو مدنظر رکھو کہ سزا اصلاح کے لئے دو، ظلم کے لئے نہیں۔ سختی کا جواب سختی سے، اصلاح کے لئے دو لیکن جب معاملہ ختم ہو جائے تو پھر اپنا زیر نگیں کر کے پھر sanctions لگا کر ان پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ اس ظلم کے نتیجہ میں پھر بدامنی پیدا ہوگی، frustration پیدا ہوگی، بے چینیاں پیدا ہوں گی اور پھر ایک فساد برپا ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (سورۃ البقرۃ 2:191) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ جب ہم اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں تو وہ اسی محبت کا اظہار ہے جو ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری محبت چاہتے ہو تو حد سے زیادہ نہ بڑھو کیونکہ زیادتی سے پھر ظلم بچے

دینے شروع کر دیتا ہے۔ایک زیادتی کے بعد دوسری زیادتی شروع ہو جاتی ہے۔پھر اگلا بھی مقابلہ کرتا ہے اور دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس آیت کی مختلف جگہوں پر وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’یعنی خدا کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ لڑو جو لڑنے میں سبقت کرتے ہیں اور تم پر چڑھ چڑھ کر آتے ہیں مگر ان پر زیادتی نہ کرو اور تحقیقاً یاد رکھو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔‘

پھر آپ نے فرمایا ’اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ تمہیں قتل کرنے کے لئے آتے ہیں ان کا دفع شر کے لئے مقابلہ تو کرو مگر کچھ زیادتی نہ کرو۔

پھر فرماتے ہیں کہ ’خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تم پر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو۔‘

اب ظاہر ہے کہ اُن لوگوں کے اسلام پر حملے تلوار سے تھے۔جو حملے آج کل اسلام پر ہیں وہ تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے ہیں۔اس زمانے میں جہاد کی باتیں کرتے ہیں تو اسلام کو ختم کرنے کے لئے اسلام پر تلوار سے حملہ نہیں ہو رہا۔ بلکہ دوسرے ذرائع سے ہو رہا ہے۔لٹریچر ہے، دوسرے ذریعہ ہیں، میڈیا ہے۔لہٰذا ضرور ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جائے یا جو طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں اس طریقے سے دیا جائے۔اگر تلوار سے دیا جاوے گا تو یہ اعتداء ہو گا۔ یہ ناجائز ہو گا۔ یہ زیادتی ہو گی جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے۔اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ.

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ اسلام کے احکامات کی خوبصورتی ہے۔ یہ بہت ساری باتوں میں سے چند باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں۔جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام کی عدل اور انصاف اور دنیا میں امن قائم کرنے اور قائم رکھنے اور جنگوں کی اجازت اور ان کو روکنے کے مقصد اور جنگوں کے اصول و ضوابط کی جو تفاصیل ہمیں قرآن کریم نے بتائی ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل سے ثابت ہوتی ہیں۔جب دشمن شرارتیں کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فوج جو دشمن کی سرکوبی کے لئے بھیجتے تھے تو اسے یہ ہدایت فرما دیتے تھے کہ راہبوں کو، عورتوں کو، بچوں کو اور پادریوں کو اور ہر اس شخص کو کچھ نہیں کہنا جو تمہارے ساتھ براہ راست جنگ نہیں کر رہا۔ کوئی درخت نہیں کاٹنا۔ قیدیوں سے نرمی کا سلوک کرنا ہے اور یہی عمل خلفائے راشدین سے ثابت ہے۔لیکن آج کل جب بمبارمنٹ ہوتی ہے تو بلا امتیاز ہسپتالوں میں مریضوں کو بھی مارا جا رہا ہوتا ہے، عمارتوں کے نیچے بچوں کو مارا جا رہا ہوتا ہے۔کوئی کسی طرف سے ظلم ہو رہا ہے کوئی کسی طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔اب جو گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ ہے ان کھنڈرات میں سے بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے دو دو تین تین مہینے کے بچے نکل رہے ہوتے ہیں۔ یہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے لیکن اسلام اس بات سے منع کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جسے ہمیں آج کل دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔جیسا کہ میں نے کہا یہاں صحافی نے مجھے سوال کیا تھا کہ کس طرح کینیڈین قوم کو پتا چلے کہ اسلام شدت پسند مذہب نہیں ہے اور کس طرح پتا چلے کہ آج دنیا کی اس بھیانک صورتحال کا حل اسلام میں ہے تو یہ کام یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کا ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ اسلام تو محبت، پیار اور بھائی چارہ سکھاتا ہے اور اگر اسلام کے نام پر کوئی ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کی تعلیم کے خلاف چل کر ہو رہا ہے۔آج اگر دنیا کے بچاؤ کے لئے کوئی حل ہے تو اسلام کے پاس ہے۔ نہ ہی اسلام سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے، نہ ہی اس خیال کو دل میں جگہ دینے کی ضرورت ہے کہ مذہب فتنہ وفساد کی وجہ ہے یا دنیا کا امن وسکون مذہب کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے۔کسی مذہب نے فساد کی اجازت نہیں دی۔آج اگر دنیا امن چاہتی ہے، اپنی بقاء چاہتی ہے اپنے بچوں کو اپاہج ہونے سے بچانا چاہتی ہے اور معذور پیدا ہونے سے بچانا چاہتی ہے تو اسلام احمدیت ہی اس کا حل ہے اور اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق جوڑنے میں ہی دنیا کی بقاء ہے۔ہم نے ان کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ہے۔تم خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو تو تمہاری بقا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو بہت کوشش کی ضرورت ہے۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔لیکن کوششیں بھی اس وقت کامیاب ہوتی ہیں، دعائیں بھی اس وقت قبول ہوتی ہیں جب ہمارے عمل بھی اس کے مطابق ہوں۔ پس ہر احمدی کو اپنے گھروں میں بھی انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے کام کی جگہوں پر بھی انصاف اور عدل قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے محلے اور شہر میں بھی اعلیٰ معیار انصاف اور عدل کے قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا دیکھے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو دنیا کے حقیقی نجات دہندہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروکار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو پتا لگے کہ یہی ہمارے حقیقی خیر خواہ ہیں اور دنیا کے امن کا مستقبل اب انہی لوگوں سے وابستہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو توفیق دے۔

حضور انور کا خطاب ایک بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حاضری بھی سن لیں۔امیر صاحب نے اس وقت جو فگر (figure) دیا ہے وہ پچیس ہزار نو سو ساٹھ (25,960) ہے۔ تیرہ ہزار دو سو اکاون (13,251) مرد، بارہ ہزار سات سو نو (12,709) عورتیں اور اس وقت یہاں بتیس (32) ممالک کی نمائندگی ہو رہی ہے اور بیرون کینیڈا سے آئے ہوئے مہمانوں کی تعداد (4,319) چار ہزار تین سو انیس ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ مبارک کرے اور آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سنا اور دیکھا اور سیکھا اس کو اللہ تعالیٰ آپ کے دل اور دماغ میں قائم بھی رکھے اور عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خیریت سے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں واپس بھی لے کر جائے۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد ازاں مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔اور اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کیا۔افریقن لوگوں نے اپنے مخصوص انداز میں ’’لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ کا ورد کیا اور ان کے ساتھ سارے ہال نے بیک زبان ہو کر کلمہ طیبہ کو دہرایا۔

بعد ازاں خدام الاحمدیہ کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد عرب احباب نے دعائیہ نظم پیش کی اور خلیفہ وقت سے اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔اس کے بعد بنگالی احباب نے بنگلہ زبان میں ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے گروپ نے نظم پیش کی۔آخر پر طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اِنّی مَعَکَ یا مسرور کے الفاظ پر مشتمل ترانہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

مہمانوں کے ساتھ ظہرانہ میں شرکت

آج جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شامل حکومتی سرکردہ حکام اور دیگر مہمانوں کے لئے ظہرانہ (Lunch) کا انتظام کیا

گیا تھا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں شامل ہونے والے مہمانوں میں نو دیپ بینز صاحب منسٹر سائنس و اقتصادیات، ڈیرل بریڈلی میئر بیلیز، سَر اینڈرو لیزلی وفاقی حکومت کے whip، جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو، محمد فیاض ممبر قانون ساز اسمبلی صوبہ سسکاچوان، جگمیت سنگھ ڈپٹی لیڈر NDP پارٹی، جوڈی شگر ممبر آف پارلیمنٹ بلیک کریک، راب کیفر میئر بریڈفورڈ، سونیا سدھو ممبر آف پارلیمنٹ بریمٹن ساؤتھ، سورایا ممبر آف پارلیمنٹ، مارکھم شیرن ویسٹر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن منسٹر جمیکا (Jamaica) اور اس کے علاوہ بعض اداروں کے ڈائریکٹرز، پرنسپلز، وکلاء، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریب ظہرانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 459 تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس تقریب ظہرانہ میں شرکت فرمائی اور جملہ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔

بعد ازاں بہت سے مہمانوں نے فرداً فرداً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

انٹرنیشنل سینٹر کے ایونٹ منیجر نے جماعت کینیڈا کے پچاس سال مکمل ہونے پر ایک کیک تیار کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر جماعت کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے بارہ میں لکھا گیا تھا۔

انتظامیہ کی درخواست پر حضور انور نے از راہ شفقت اس کیک کے مختلف حصّے کئے۔

بعد ازاں ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے پولیس کے Escort میں روانہ ہو کر چار بجے پیس ولیج تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے علاوہ 31 مرد حضرات اور 11 خواتین نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 204 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی مقامی جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور امریکہ سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔

اعلانات نکاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے 14 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ میں شامل مہمانوں کے تأثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا پر جو مہمان تشریف لائے، انہوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور جلسہ سالانہ کینیڈا کے بارہ میں اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ اِن میں سے چند تاثرات یہاں پیش ہیں۔

❁ ریڈیو سدا بہار کے میزبان راجہ اشرف صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو نقصان نہ پہنچے۔ دیکھیں آج مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ سعودی عرب کو دیکھیں وہ دوسرے مسلمان ممالک کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ یہ کون سا اسلام ہے؟ اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کراؤ۔ اس میں اس کی ساری مخلوق شامل ہے۔ اللہ کو تو اپنی مخلوق پیاری ہے اس لئے اللہ کو تو وہی پسند آئے گا جو اچھا کام کرے گا۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے میں بہت متأثر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے وہی تعلیمات بیان کیں جو قرآن نے فرمایا ہے اور جو اسلام بتاتا ہے۔

❁ ویژن آف پاکستان ٹی وی اینڈ اسلام ٹوڈے کے نمائندہ بشیر خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آخری پیغام جو خلیفۃ المسیح نے آج 26 ہزار سے زائد مسلمانوں کو دیا ہے وہ یہ ہے کہ امن کو پھیلانے اور امن قائم کرنے کی ذمہ داری ہم سب کی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے محبت اور عزت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ اس طرح ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے امن ہوگا۔

❁ بریمپٹن سے آئے ہوئے ایک مہمان Dabnat Medd صاحب نے کہا: جلسہ بہت اچھا رہا اور اس میں سب کو بتایا گیا ہے کہ امن پھیلاؤ۔

❁ ایک مہمان Shatab Dabnat نے بیان کیا: خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس امن کے پیغام کو پھیلانا نہایت ضروری ہے اور آج اس طرح کے راہنما کی دنیا کو اس وقت خاص ضرورت ہے۔

❁ ایک مہمان Vindar Singh صاحب نے کہا: میرے لئے آج خلیفہ المسیح کی تقریر بہت حیران کن تھی۔ میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ نہایت بلند پایہ تقریر تھی اور آج مجھے جہاد کا صحیح مفہوم سمجھ آیا ہے۔

❁ میپل (Maple) سے آئے ہوئے ایک مہمان چارمن ہولنس صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میری رائے میں آج امن اور رواداری کا پیغام بہت واضح تھا کہ ہم لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف اور نرمی سے پیش آئیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ دیں۔

❁ ایک ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro صاحبہ نے جلسہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سن کر کہا: خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب عین حالات کے مطابق تھا۔ خلیفہ نے تمام لوگوں کے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں اور اس سے بڑھ کر یہ بھی کہ مسلمان اور غیر مسلم اپنے تعلقات محبت کے ساتھ استوار کریں اور سب عدل اور انصاف سے کام لیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو تیسری جنگِ عظیم ہوگی اور یہ بات بہت واضح نظر آ رہی ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ہم سب کے لئے ایک اہم پیغام تھا۔ عوام الناس اور سیاست دان دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک مسلمان اور غیر مسلم کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ انتہا پسند گروپوں کے اعمال کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ انتہا پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقاصد کیلئے دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔

❁ وان 'Vaughan' شہر کے ڈپٹی میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت دلچسپ تھا۔ مجھے بہت پسند آیا۔ خلیفہ نے بتایا کہ جنگوں کا سبب

مذہب نہیں ہے۔ مذہب تو صرف امن اور محبت کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ جنگ کی۔ انہوں نے ہمیں بہت پُر حکمت نصیحت فرمائی ہے کہ اگر ہم محتاط نہ ہوئے تو تیسری جنگِ عظیم کا خطرہ ہے، جو ایک ایٹمی جنگ ہوگی۔

ایک چرچ Seven Day Evangelist سے تعلق رکھنے والے مہمان آئن میکڈونلڈ صاحب نے کہا: آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن وسلامتی کے بارہ میں بتایا۔ اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہچانیں۔ جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو بڑی پُر امن ہے۔

ایک فوٹو گرافر اور گرافک ڈیزائنر رابعہ خان صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج تک میں نے جتنی بھی تقاریر سنی ہیں، ان میں سے یہ سب سے بہترین تقریر ہے۔ خلیفہ صاحب نے محبت اور عدل وانصاف کے بارہ میں نہایت پُر اثر انداز میں سمجھایا ہے۔ آج میرے ساتھ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ تقریر سن کر سب سمجھ میں آ رہا تھا اور سیدھا دل میں اُتر رہا تھا۔

میئر آف بیلیزسٹی 'ڈیرل بریڈلی' (Darryl Bradley) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں خلیفہ کا خطاب نہایت پرزور تھا۔ مجھ پر اس خطاب نے گہرا اثر کیا ہے اور جس طرح انہوں نے بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان فرمائی ہیں میں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

بریمپٹن سٹی کونسلر 'گرپریت ڈھیلوں' صاحب نے اپنے تاثرات میں کہا: خلیفہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنا نہ صرف مسلمانوں کے لئے ایک خاصیت رکھتا ہے بلکہ سکھوں، عیسائیوں اور ہندوؤں اور ہر ایک مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کیلئے خاص ہوتا ہے۔ اس طرح کے وجود کے قریب ہونا جو کہ ہمارے معاشرے میں اتنی زیادہ اچھائی اور تمام دنیا میں اتنی زیادہ خیر پھیلا رہا ہے میری زندگی کا ایک خاص موقع ہے۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت اعلیٰ تھی۔ صرف ان کو دیکھ کر ہی دل کو بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں۔

جرمن کونسلیٹ Peter Fahrenholtz نے حضورانور کی تقریر پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضورانور کا vision نہایت مثبت ہے۔ انہوں نے حقیقی اسلام کو بیان فرمایا جو کہ امن، عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفہ کے ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آ رہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پراپیگنڈہ کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم ہو سکتی ہے۔

موصوف نے کہا: خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی اور دنیا میں امن کے قیام کیلئے ایک درد تھا جو کہ میں نے خود ان کے قریب بیٹھ کر محسوس کیا ہے۔ میں بے شک ایک سینئر ڈپلومیٹ ہوں اور دنیا بھر کے لیڈروں اور شخصیات سے ملا ہوں مگر ایسے عظیم وجود سے مجھے پہلی مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور میں ان کے اس پیغام کو جہاں تک ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

جنگ اخبار کے ایک کالم نویس آصف جاوید صاحب جو اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتے ہیں وہ حضورانور سے ملے اور کہنے لگے: مجھے یقین ہے کہ آپ کو پاکستان میں آپ کا کھویا ہوا وقار اور مقام واپس مل جائے گا۔ آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ جب آپ کو یہ مقام مل جائے تو آپ ہم سب کے ساتھ عدل وانصاف کریں گے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ 'یہی تو میں نے کہا ہے کہ عدل وانصاف ہونا چاہئے'۔

حضورانور کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میں کراچی کا بدقسمت مہاجر ہوں۔ اس پر حضورانور نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ 'پھر تو ہم برابر ہوئے اس فرق کے ساتھ کہ حکومت نے ہمارے خلاف قانون بنایا ہوا ہے'۔ اس پر موصوف نے دوبارہ عرض کیا کہ آپ وعدہ کریں کہ جب آپ اقتدار میں ہوں گے تو ہم مہاجرین، سندھی اور بلوچوں سے بھی انصاف کریں گے۔

موصوف نے کہا: جماعت احمدیہ جیسی جماعت دنیا میں کہیں نہیں ہے اور آج جس طرح میں نے محسوس کیا ہے اس کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ میں بہت خوش ہوں۔

Sir Andrew Leslie صاحب جو کہ وفاقی حکومت کے Whip ہیں اور فیڈرل منسٹر ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے فخر ہے کہ میں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی ہے۔ اس دوران میں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور خدمت کا سلوک کیا۔ میں اپنی دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں۔ آپ لوگ نہ صرف کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ ساری دنیا کے بہترین شہری ہیں۔ آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو نہایت باوقار، باحکمت اور نفیس انسان ہے۔

منسٹر آف سائنس اینڈ فنانس Navdeep Bains صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج مجھے خلیفہ کا قرب حاصل کرنے کا بہت بڑا اعزاز ملا ہے۔ آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایک اہمیت ہے۔ نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ سارے ملک میں آپ کی قدر ہے۔

آپ کی جماعت نے یہاں گزشتہ پچاس سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔ آپ بہت ساری مساجد تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آ رہا ہے۔

موصوف نے کہا: اب تک کینیڈا میں 30 ہزار سے زائد پناہ گزین آ چکے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی ہے۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔ میں اس پر آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ لوگوں نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

ایک مہمان John Tory جو کہ میئر آف ٹورانٹو ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کی آمد ہمارے لئے ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں پچاس سالہ قیام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خلیفۃ المسیح دنیا بھر میں امن اور سلامتی کا پیغام پھیلا رہے ہیں اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی تمام باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں۔ خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی ہوگی۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

ایک اور بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ جماعت کا نوجوانوں کو تعلیم دینا اور ان کو صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خوب محنت کرتی ہے تا کہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپکا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی

ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپکو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپکو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

Marilyn Iafrate بیان کرتی ہیں: جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ میرا نواں (9th) سال تھا۔ پچھلے جلسوں کے مقابلہ میں یہ جلسہ سب سے اچھا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے بے تابی سے انتظار تھا۔ میں نے ہر ایک کو دوسرے سے ادب سے پیش آتے ہوئے دیکھا اور اس جلسہ کی اہمیت کا بھی سب کو احساس تھا۔سیکیورٹی کا نظام بہت اعلیٰ تھا۔ساؤنڈ سسٹم بہت اچھا کام کر رہا تھا اور ویڈیو مانیٹرز بھی اعلیٰ قسم کے تھے۔ ترجمہ کے لئے headsets کے استعمال کو دیکھ کر میں خوش ہوئی، کیونکہ ان کے بغیر ہمارا جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہ ہوتا، یعنی حضور کا کینیڈین لوگوں سے خطاب سننا۔ ہمیشہ کی طرح آپ مہمانوں سے بہت ادب اور احترام سے پیش آتے ہیں، اگرچہ ہم سب اس کے حقدار نہیں ہیں۔ہم اس کے بہت مشکور ہیں۔ ہزاروں احمدیوں کو امن اور محبت کے حق میں سرشار دیکھ کر بہت اثر ہوا اور یہ منظر یورپ اور عرب میں negativity کے برعکس تھا۔ حاضرینِ جلسہ کے اتحاد کو دیکھ کر مجھے اطمینان محسوس ہوا۔

Najva Amin اسسٹنٹ منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن اونٹاریو: جب میں پریمیئر کے ساتھ عورتوں کی طرف گئی تو بہت اچھا لگا۔ سب نے کھلے دل سے ہمارا استقبال کیا اور محبت سے پیش آئے۔ جو عورتیں پریمیئر کا دورہ کروا رہی تھیں، وہ سب ہی نہایت مؤدب اور خوش اخلاق تھیں۔

ڈیب شولٹ ممبر آف پارلیمنٹ کنگ وان: ہمیشہ کی طرح ہی میں آج بھی بہت متأثر ہوا ہوں۔ جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو کہ اس جلسہ کو نہایت منظّم طریق سے چلا رہے ہیں لیکن خلیفہ صاحب کا یہاں موجود ہونا ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق آج یہاں 25 ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور اس لحاظ سے جلسہ کا منظّم طریق پر چلنا رضا کاروں کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے جو آپ کی کمیونٹی اس علاقہ میں کام کر رہی ہے۔ ہمارا ہسپتال جو (انشاء اللہ) پیس ویلج کے پاس ہی بنایا جا رہا ہے آپ کی کمیونٹی نے شروع ہی سے اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں اس بات کا شکر ادا کر ہی نہیں سکتا کہ جس طرح آپ لوگوں نے شامی پناہ گزینوں کی ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعے اُن کی ہر قسم کی مدد کی۔ اُن کی رہائش کے علاوہ ہر قسم کی ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا۔ نہ صرف یہاں بلکہ تمام دنیا میں ہیومینٹی فرسٹ انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔

میرے خیال میں آپ کی کمیونٹی نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی ہے۔ بچپن سے ہی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اُن کی سوچ اور عمل کا حصہ بنا دیتی ہے۔ پس یہ پورے کینیڈا کے لئے ایک مثال ہے۔

گارنٹ جینس ممبر آف پارلیمنٹ شیروڈ البرٹا۔ ڈپٹی منسٹر آف ہیومن رائٹس اور ریلیجن: باوجود اتنی بڑی تعداد کے یہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ میری ملاقات تقریباً ایک ماہ قبل خلیفہ صاحب سے لندن میں ہوئی تھی اور اُن کی یہاں شمولیت نے اس جلسہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اُن کی راہنمائی میں آپ کی جماعت کینیڈین معاشرہ میں خوب خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

انسانیت کی خدمت اور مذہبی رواداری آج ایسے مسائل ہیں جو ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ میں نے اس ضمن میں بہت کام کیا ہے۔ پاکستان میں جو آپ کو تکالیف کا سامنا ہے اُن سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں ہم انسانیت کی خدمت اور ہر قسم کی آزادی کے قائل ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم کینیڈین پوری دنیا کے لئے نمونہ بننا چاہتے ہیں خاص طور پر پاکستان جیسے ملک میں جو ناانصافی اور ظلم ہے اُس کو دور کرنے کے لئے ہمیں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

خلیفہ صاحب سے ملاقات کا ایک بہت عمدہ تجربہ تھا۔ صرف آٹھ گھنٹے لندن میں رہا اور جماعت نے مجھے بہت ساری سیاست سے متعلقہ کتب دیں جس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں۔ خلیفہ صاحب سے مل کر اور بات کر کے بہت اچھا لگا۔

امرجیت سوہی۔ منسٹر آف اِنفراسٹرکچر کینیڈا: السلام علیکم۔ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے باعثِ عزت ہے۔ میں البرٹا میں آپ کے بہت سے پروگرامز میں شامل ہوا ہوں وہاں بھی آپ کی کافی مضبوط کمیونٹی ہے۔ میرے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی منظّم اور مضبوط کمیونٹی ہے جو عدل و انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتی ہے۔

پیٹرک براؤن۔ لیڈر آف پروونشل پارٹی: مَیں جلسہ پر کئی سالوں سے آ رہا ہوں اور آپ کی جماعت کا اتنا منظّم جلسہ دیکھ کر ہر بار دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس بار خلیفہ صاحب کے آنے سے جلسہ کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ساتھ ساتھ ٹورانٹو کے لئے بھی یہ فخر ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے کینیڈین معاشرے میں ہر طرح سے خدمات سرانجام دی ہیں۔ میرا جماعت کے ساتھ پُرانا تعلق ہے اور میں نے پاکستان جا کر شہداء کی فیملیوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اس سب سے مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کی کینیڈا جیسا ملک کس حد تک مذہب آزادی اور رواداری کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو اس ملک میں ہمیشہ خوش آمدید سمجھیں۔

لیڈر این ڈی پی پارٹی۔ انڈریا ہوروات: میں جب بھی جلسہ پر آتی ہوں تو خوب فائدہ اُٹھاتی ہوں۔ خاص کر اس بات کی کہ خلیفہ صاحب کا انگریزی میں براہِ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اُن کی سب باتیں سننے اور سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ نیز قرآن کریم کو خوبصورت قرأت سے بھی سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ جلسہ پر بہت لوگ آئے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ کس روحانی معیار کے ہیں اور اس جلسہ سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جماعت کے بارہ میں جب میں نے پہلی مرتبہ سنا تھا تو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے الفاظ سے تعارف ہوا تھا۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں ہیں بلکہ جماعت کی بیشمار خدمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلم جماعت اونٹاریو کو ایک بہتر جگہ بنا رہی ہے۔ بعض اوقات لوگ بھول جاتے ہیں کہ کینیڈا جیسے ملک میں ان کو کتنی آزادی اور حقوق حاصل ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھتی ہے۔

ہرندر ملہی۔ ایم پی پی بریمپٹن سپرنگ ڈیل: کینیڈین پارلیمنٹ کے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفہ صاحب کو خوش آمدید کہنے کا موقعہ ملے گا۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کے ہمارے اوپر پچھلے بیس سالوں سے کتنے احسانات ہیں۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ ہمارے حلقہ (بریمپٹن) میں جماعت ایک مسجد تعمیر کر رہی ہے۔

شیرن ویسٹر۔ کنگسٹن جمیکا، سینیئر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن جمیکا: مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں آج یہاں جلسہ پر آیا ہوں اور خلیفہ صاحب کا خطاب سنا ہے۔ اس پیغام کو میں اپنے ساتھ جمیکا واپس لے جاؤں گا۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ آپ لوگ خواتین کو اپنی زندگیوں میں بہت سی اہم ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ عمیر خان جو ہمارے ملک کے جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اُن کو میں نے آج صبح ٹی وی پر دیکھا جب کہ میں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ لیکن ان کو دیکھ کر مجھے آج بھی یہاں آنے کا خیال آیا اور میں بہت خوش ہوا ہوں کہ میں نے یہ ایک اچھا فیصلہ کیا یہاں آ کر۔ جماعت احمدیہ کا نظام نہایت منظّم ہے۔ ان کا پیغام امن و سلامتی کا

ہے۔ یہ باتیں میرے دل میں خاص جگہ رکھتی ہیں۔ آج مختلف معززین کے جماعت کے بارہ میں تاثرات سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کتنی مقبولیت حاصل ہے۔

❁ **کرسٹی ڈنکن۔ منسٹر سائنس:** جماعت احمدیہ کینیڈا میں جو خدمات کر رہی ہے، کی شکر گزار ہوں۔ جماعت احمدیہ میری فیملی کی طرح ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ ان کے خلیفہ صاحب آج یہاں پر موجود ہیں۔

نیتھن فلپ سکویئر ٹورانٹو میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا کر بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ ہر مشکل وقت میں کینیڈا کا ساتھ دیتی ہے۔ چاہے وہ فورٹ میکمیری میں لگنے والی آگ کا افسوس ناک واقعہ ہو یا خدام الاحمدیہ کا ایک ملین پاؤنڈز فوڈ غریبوں کے لئے جمع کرنا ہو۔ اس کے علاوہ خون کے عطیات کے کیمپس اور ہسپتال کی تعمیر کے اخراجات کی مدد وغیرہ بھی جماعت کرتی رہتی ہے۔ میں دلی طور پر امیر صاحب کینیڈا کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

❁ **لاؤرا البنیس۔ منسٹر آف امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ فار پروونس آف انٹاریو:** اس جگہ پر آنا میرے لئے بہت خاص بات ہے۔ یہ ایک خاص تہوار ہے جو پچاس سالہ جشن منعقد کیا جا رہا ہے کینیڈا میں چالیسواں جلسہ ہے۔ ہمارے درمیان خلیفہ صاحب موجود ہیں۔ پچھلی مرتبہ 2012ء میں تشریف لائے تھے۔ میرے لئے یہاں پر آنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو بہت خدمت کرنے والی ہے اور اس کی ایک مثال ہمیں فورٹ میکمری کے واقعہ کے دوران جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح شامی پناہ گزینوں کے آنے پر جو اہم کردار جماعت احمدیہ نے اونٹاریو اور جی ٹی اے میں ادا کیا۔ ہم اس لحاظ سے بہت عزت کرتے ہیں کیونکہ یہ باتیں کینیڈین قدروں کے عین مطابق ہیں جیسا کہ آپ کا نعرہ ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

❁ **سوین سپان۔ MP لبرل پارٹی مسی ساگا لیک شور:** یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ایک مرتبہ پھر میں جماعت کے جلسہ پر آئی ہوں۔ دوبارہ جماعت احمدیہ کے احباب سے ملاقات ہوئی اور زبردست جلسہ دیکھنے کو ملا۔ جلسہ میں انتظامی، کلچرل اور عدل ظاہری طور پر نظر آتا ہے۔ ہمارے اور آٹوا کے لئے یہ خوشی کا موقعہ ہے۔

جماعت احمدیہ ہمارے معاشرے کا اہم ترین حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو امن، اتحاد کا پیغام پیش کرتی ہے، وہ ہمارے معاشرے سے مطابقت رکھتا ہے۔

خلیفہ صاحب کا کینیڈا میں آنا، نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ تمام ملک کے لئے خاص بات ہے۔ ہمارا مستقبل کافی روشن ہے اگر ہم مل کر کام کریں جیسا کہ اس جلسہ پر جماعت احمدیہ نے کر کے دکھایا ہے۔

❁ **اندرانا دوہارس۔ MPP ایسوسیٹ منسٹر ایجوکیشن:** جماعت احمدیہ کے افراد میرے ساتھ جوش و جذبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

جلسے میں جیسے ہی خلیفہ صاحب تشریف لائے اس وقت خاص طور پر روحانی ماحول قائم ہو گیا تھا۔ خلیفہ صاحب کی موجودگی میں میرے لئے اسٹیج پر آنا بڑے اعزاز کی بات تھی۔ جس کو میں کبھی نہیں بھلا سکتی۔ جماعت احمدیہ کا شکریہ کہ یہ لوگ اتنی محنت سے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

❁ **اینڈریو لیزلی۔ فیڈرل گورنمنٹ وپ:** جماعت احمدیہ کے افراد بہت جذبے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس پیمانے پر جلسہ منعقد کرنا ٹورانٹو جیسے شہر میں آسان نہیں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ تمام کام رضا کارانہ طور پر ہو رہے ہیں۔ ہم شدت سے خلیفہ صاحب کا آٹوا میں آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

❁ **یاسمین رتنسی۔ MP ڈان ویلی ایسٹ:** میں 2004ء سے جماعت احمدیہ کو جانتی ہوں۔ میری ذاتی ملاقات خلیفہ صاحب سے ہو چکی ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تعلیمات صحیح رنگ میں پیش کرتی ہے۔ خلیفہ صاحب کا عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر یہ بات کہ ایک ماں پورے خاندان کے لئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

❁ **فرینسسکو سوریارا۔ MP وان:** جماعت احمدیہ سے مل کر ہمیشہ اچھا لگتا ہے۔ بہت سارے طریقوں پر جماعت احمدیہ لوگوں کی مدد کرتی ہے جیسا کہ ہسپتال بنانا، غرباء کو کھانا کھلانا، شامی پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کرنا وغیرہ۔

❁ **سلمیٰ زاہد۔ MP سکاربرو سینٹر:** جماعت احمدیہ نے کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں بہت سی خدمات کی ہیں۔ پناہ گزین کی بات ہو یا فورٹ میکمیری کا حادثہ۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ مدد کرنے میں پہل کرتی ہے۔

❁ **نودیپ بینز۔ منسٹر آف انوویشن سائنس اینڈ اکونامک ڈیولپمنٹ:** جلسہ پر لوگ جو اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں اُس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں نظر آتی ہے۔ جسٹن ٹروڈو کی طرف سے میں یہاں آیا ہوں۔ خلیفہ صاحب کو ان کا خاص سلام پہنچاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہر مرتبہ تعاون میں اوّل ہوتی ہے۔

❁ **جون ٹیری۔ Mayor ٹورانٹو:** جماعت احمدیہ سے میرا تعلق تیس سال سے ہے۔ انتہائی منظّم جماعت ہے۔ کینیڈا میں کافی مساجد تعمیر کی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ اہمیت ان کے جذبہ اور خدمتِ انسانیت میں نظر آتی ہے۔ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ خلیفہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش ہے جو کہ ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے فرمایا ہے وہ کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ اسلام کو بہت غلط سمجھا گیا ہے، اس لئے ان جلسوں کی وجہ سے اسلام کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

❁ **راب کیفر۔ Mayor of Bradford:** جماعت احمدیہ کا بریڈفورڈ شہر کے ساتھ کافی گہرا تعلق ہے۔ نوجوان اپنا سالانہ اجتماع یہاں منعقد کرتے ہیں۔ میں اس اجتماع میں شامل ہوا ہوں اور ان کے انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ جو پیغام خلیفہ صاحب نے دیا ہے، اس کا ہم سب کو شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ بہترین پیغام ہے تمام دنیا کے امن کے لئے۔

❁ **راج سندھو۔ Councilor of Bradford:** پچھلے آٹھ سالوں سے جلسے میں شریک ہو رہا ہوں۔ رضا کاروں کی خدمت اور انتظامیہ کی محنت دیکھ کر ہمیشہ حیران ہوتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو میں اپنے شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلد ہی بریڈفورڈ میں اپنا جلسہ منعقد کریں گے۔ بریڈفورڈ میں خلیفہ صاحب کی آمد کا انتظار ہے۔

❁ **راج گریوال MP۔ بریمپٹن ایسٹ:** الیکشن کے وقت مختلف گھروں میں لیف لیٹس دے رہے تھے۔ تب جماعت احمدیہ کے احباب ہمیں اپنے گھروں میں چائے کے لئے بلا لیتے تھے۔ پس مجھے اس جماعت کے ساتھ خاص پیار کا تعلق ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام عین کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ یہی کینیڈا کا مغز ہے۔

❁ **گمل گھیرا۔ Parlimentary Sec. Brampton West:** جماعت احمدیہ کو میں کئی سالوں سے جانتی ہوں۔ جماعت احمدیہ سے ہی کینیڈا مکمل ہوتا ہے۔ خلیفہ صاحب کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہونا، میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔

❁ **بوب ڈنی۔ MPP Mississaga Streetsville:** سالانہ کیلنڈر مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ جماعت

احمدیہ کا جلسہ منعقد نہیں ہوتا۔اس جلسے میں مَیں سولہویں مرتبہ شامل ہوا ہوں۔خلیفہ صاحب کی آمد کی وجہ سے بہت لوگ جمع ہو گئے۔ اس کے باوجود انتظام بہترین رہا۔ پارکنگ ٹریفک اور سیکیورٹی کی چیکنگ، تمام امور باوقار اور ایک منظّم طریق کے ساتھ ہوتے رہے۔ یہی جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔خلیفہ صاحب بالکل پوپ کی مانند ہیں۔اگر کوئی مسلمان نہ بھی ہو پھر بھی ایسے وجود کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا ہو کر خاص اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سب توجہ کرتے ہیں۔کینیڈا بہت ہی خوش قسمت ہے کہ خلیفہ صاحب لمبے عرصہ کے لئے آئے ہیں۔

❁ **سمیر دوسل President of the Canada Pakistan business Council**: اس جلسہ میں کئی سالوں سے شریک ہو رہا ہوں۔ یہ تمام دنیا کو امن وسلامتی پر اکٹھا کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ کینیڈا میں رہتے ہوئے اپنے تمام خیالات کا آسانی سے اظہار کر سکتے ہیں۔

❁ **سونیا سِدھو۔MP Brampton South**: میں خلیفہ صاحب کے خطاب سے بہت متأثر ہوں۔تمام باتیں ان کی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ہم سب امن سے رہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپس میں فساد ہو۔ یہ ایک بہترین پیغام ہے۔اکثر احمدی احباب میرے حلقے میں ہر قسم کی مدد کرتے ہیں۔ میرا تعلق امرتسر سے ہے اس لحاظ سے میرا جماعت احمدیہ سے ایک خاص تعلق ہے۔

امریکہ سے آنے والے بنگالی افراد کے وفد میں شامل غیر احمدیوں کے تأثرات

❁ امریکہ سے جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر 91 افراد پر مشتمل بنگلہ دیش کے احمدی احباب کا وفد آیا تھا۔ یہ سب امریکہ کے مختلف علاقوں میں مقیم ہیں۔ان میں سے آٹھ غیر احمدی زیرِ تبلیغ احباب بھی تھے۔بعض غیر از جماعت نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا

❁ **غازی شہید الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں**: کہ تمام زندگی یہ ملاؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سُنّی مسجدوں سے دور رکھا۔ان کی بیوی ایک نیک عورت ہیں۔ بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ اس جلسے پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت محبت اور عزت دیکھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا۔انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا۔اس کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔اس واقعہ نے انہیں بہت متاثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور انشاء اللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

❁ **تمنا ترین صاحبہ بیان کرتی ہیں**: کہ وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئیں تھیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سر پر شفقت سے پھیرا۔حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی ہے۔ جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی۔ تمنّا صاحبہ نے کہا ہے اب وہ بیعت کی شرائط پڑھ رہی ہیں۔صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

❁ **زبیر حسین صاحب کہتے ہیں**: کہ وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی محسوس ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضور انور اس قدر عاجز انسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں‘‘۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اوّلیت دیتے ہیں۔

❁ **فیصل احسن صاحب کہتے ہیں**: کہ حضور انور سے ملاقات کر کے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی مسجد میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

❁ **شاہدہ امان صاحبہ بتاتی ہیں**: کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متأثر ہوئیں۔ کیونکہ یہ اردو سمجھتی ہیں۔موصوفہ نے بتایا ہے کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت ہی روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقاریر تھیں۔

سیریا سے آنے والے احمدیوں کے تأثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر سیریا سے وہ احمدی احباب جو حال میں ہی کینیڈا تشریف لائے اور پہلی مرتبہ جلسہ میں شمولیت اختیار کی ان کے تاثرات:

❁ مکرم حسن عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں گزارے ہوئے لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات ہیں۔ میں ٹی وی پر مختلف جلسہ سالانہ دیکھا کرتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدایا کبھی مجھے بھی حضور انور کے ساتھ ایسے جلسے میں شرکت کی توفیق عطا فرما۔لیکن میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائیگی اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بہت زیادہ عطا کرے گا جتنا میں نے مانگا تھا۔ میں جلسہ سالانہ کے اسٹیج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ میری آنکھیں حضور انور کے چہرہ پر مرکوز تھیں۔ اور ایسے میں ان مشکل ایام کی ان اذیت ناک لمحوں کی داستان میری آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی۔ جو کہ میں نے سخت حالات میں شام اور ترکی میں گزارے۔اور اس وقت میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے اور ایک یہ دن ہیں، میں حضور انور کے سامنے بیٹھا ہوں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

❁ مکرمہ ریم مصطفٰے صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ میں اتنی بڑی تعداد تھی اس کے باوجود بہت زیادہ باترتیب اور منظّم تھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آ رہی تھی۔ ہم ان تمام لوگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد، تقاریر کے ترجمہ اور دیگر کاموں میں حصہ ڈالا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری روحانیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

❁ مکرمہ سلمہ الجبّولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ کے نظم و ضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے شعبہ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ پر لانے اور گھر واپس چھوڑنے کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔

❁ ایک سیرین احمدی دوست احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس اسلام میں داخل ہوا ہوں جو سیدنا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور میں بچوں کی

طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتدا میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

میں ایک کینیڈین مہمان کو بھی لے کر آیا تھا۔ Gord Simpson نامی یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا لیکن اب ملحد ہوگیا ہے۔ جلسہ میں شرکت کے بعد اس نے کہا کہ میں نے زندگی میں کبھی محبت، بھائی چارہ اور امن وسلام کے بارہ میں اس طرح کا مخلصانہ اور سچا کلام پہلے کبھی نہیں سنا۔ اور مجھے اس طرح کے اسلام کے بارہ میں جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

ایک سیرین دوست فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میں حیران وششدر رہ گیا، پھر یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظامات اور حاضرین کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔

اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا۔ اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جا کر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ واری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھانے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرے۔ اور بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اس کا اجر وثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجر وثواب کے برابر ہوگا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کے لئے خواب دیکھ رہے تھے اور یہ خواب اس جلسہ میں پورا ہوگیا جب حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا۔ آپ تو نورٌ علیٰ نور ہیں۔ ہمارے بچے بھی بہت پرجوش اور جذباتی ہوگئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کے لئے مشتاق تھے۔

احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے۔ اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء یک جان ہیں۔

سیرین احمدی محمد الحاج عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتی کہ بچوں کی اچھل کود کو بھی مدنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔

جلسہ نہایت مناسب مقام پر ہوا۔ جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔ حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے دیگر خطابات اور ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔

میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک مسلمان فیملی کو دعوت دی تھی وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر حضور انور کے آخری دن کے خطاب کو بہت پسند کیا۔ احمدیوں کی اپنے امام کے لئے محبت ان مہمانوں کے لئے حیران کن امر تھا۔

مکرم عبدالقادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصًا جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہ خلافت کی برکات اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت ہے۔

میڈیا کوریج

آج کے دن بھی جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اخبارات نے کوریج دی۔

جلسہ سالانہ میڈیا نیوز رپورٹ۔ 9/اکتوبر 2016ء

آن لائن اخباردی نیوز مسی ساگا (The News Mississauga) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 30 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ خلیفہ کی انتہا پسند نام نہاد علما پر تنقید

خلیفہ احمدیت نے بتایا کہ مسلمانوں کے انتہا پسند نام نہاد علما اسلام کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر کر لوگوں کو وعظ کرتے ہیں۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ خودکش حملے کیے جائیں، لوگوں کا بے جا قتل کیا جائے، اور دیگر وحشیانہ سلوک لوگوں سے کیا جائے۔

اگر مسلمان اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کریں گے تو تمام مسائل کا آپ ہی خاتمہ ہوجائے گا۔ ان مسائل کا پہلا حل یہ ہے کہ نام نہاد علما کے خلاف سخت اقدام اور کارروائی کی جائے۔

افسوس کی بات ہے کہ چند لوگوں کے بدفعل کو اسلام کی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اسکو حل کرنیکا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی سچی تعلیم کی تبلیغ کی جائے۔

آن لائن اخباردی ٹائمز کالنسٹ (Times Colonist) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

ٹورانٹو کے بڑے مسلم جلسہ میں سیرین پناہ گزینوں کی شرکت۔

کئی صد سیرین پناہ گزینوں نے پہلی مرتبہ مذہبی آزادی کا فائدہ لیتے ہوئے مسی ساگا میں ایک جلسہ میں شرکت کی۔ دور دراز علاقوں سے انکی آمد ہوئی، یہاں تک کہ کیلگری سے بھی ایک فیملی جلسہ پر آئی۔ ایک رفیوجی نے بتایا کہ یہ سب کچھ تو ہم ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ اس جلسہ میں خود شامل ہوکر ممکن نہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کرسکوں۔ ان صاحب نے مزید کہا کہ جو ملٹی کلچر اور مذہبی رواداری انہوں نے یہاں تجربہ کی ہے، ایک لمبے عرصہ سے انہیں یہ شام میں نہیں ملی۔

جماعت احمدیہ کے نمائندہ، صفوان چوہدری صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پر پاکستان میں طرح طرح کی سختیاں کی جاتی ہیں فقط اس لئے کہ قرآن کریم کی عام مسلمانوں سے ہٹ کر تاویل کرتے ہیں۔ شام میں بھی احمدیوں پر اس وجہ سے ظلم کیے جاتے ہیں۔ اس

پہلو سے شام سے آنے والوں کے لیے یہ جلسہ خاص اہمیت رکھتا ہے اور انکے لیے یہ مذہب کی آزادی منانے کا ایک خاص موقعہ ہے۔

روز نامہ دی گلوب اینڈ میل (The Globe and Mail) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 346000 ہزار ہے۔ یہی خبر اور بہت سے اخباروں میں بھی شائع ہوئی جن کے نام یہ ہیں، سی ٹی وی نیوز (CTV News)، سکوامش چیف (Squamish chief)، سی پی 24 (CP24)، میٹرو نیوز (Metro News)، ٹورانٹو سن (Toronto Sun)، کینیڈا سٹینڈرڈ (Canada Standard)، بے ٹوڈے (Bay Today)، ان سائڈ ٹورانٹو (InsideToronto)، کیمبرج ٹائمز (Cambridge Times)، دی گارڈئین (The Guardian)، دی ریکارڈ (The Record)، بریمپٹن گارڈین (Brampton Guardian)، نیوز مینیٹوبا (News Manitoba)، نیاگرا ڈس ویک (Niagra this Week)، پیری ساؤنڈ (Perry Sound)، مائی کاوارتھا (My Kawartha)، وینپیگ فری پریس (Winninpeg Free Press)، کنگسٹن ریجن (Kingston Region)، آور پرتھ (Our Perth)، اورنجول (Orangeville)، مسکوکا ریجن (Muskoka Region)، ہیملٹن نیوز (Hamilton News)، ان سائڈ ہالٹن (Inside Halton)، گیلف مرکیوری (Guelph Mercury)، یارک ریجن، ان تمام اخباروں کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک محتاط اندازہ کے مطابق 1 ملین 5 لاکھ 10 ہزار ہے۔ (York Region) اس نے اپنی 9 اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

❁ سیرین ریفیوجی فیملی کینیڈا میں آزادی کی شکر گزار

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں Thanksgiving Weekend منایا جا رہا ہے۔ لیکن اس سیرین فیملی نے انوکھے طریق سے اس کو منایا۔ ٹرکی کے گوشت کی جگہ بٹر چکن تھا اور پمکن پائی کی بجائے میٹھی کھیر تھی۔ اس سیرین فیملی نے کینیڈا کے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کی۔ الحاج عبداللہ کی شکر گزاری کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں خلیفہ کا مقام بحیثیت پوپ کے ہے، اور ہم کبھی تصور نہیں کر سکتے تھے کہ آپ شام تشریف لائیں گے۔ لیکن کینیڈا کے ملک میں اُن سے ملاقات ہوگئی، چونکہ یہ ایسا ملک ہے جو انسانی حقوق اور مذہب کی آزادی کا خاص خیال رکھتا ہے۔

30 اپریل 2013ء کو الحاج عبداللہ کے شام میں حالات کا ذکر کیا اور ان کا ترکی سے بذریعہ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا میں آئے اور احمدی اور غیر از جماعت لوگوں نے ان کی مدد کی۔ اور اب وہ کینیڈا میں مطمئن ہیں اور جب اتوار کو حضور نے اختتامی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اپنے بچوں کی بجائے والدین کی خیریت کے لئے دعا نکلی جو ابھی بھی شام میں ہیں۔

❁ آن لائن اخبار لنکا ویب (Lanka Web) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9 اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

ایک دن ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے۔

7 اکتوبر 2016ء کو امام جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے پریس کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقعہ حضور سے دنیا بھر میں امن اور دہشت گردی کے خاتمہ کے ضمن میں سوال کیا گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا، کینیڈا میں 50 سال پورے ہونے کا جشن منا رہی ہے اور جماعت احمدیہ کینیڈا نے مجھ سے درخواست کی کہ میں بھی اس میں شامل ہوں۔ امن قائم کرنے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: اسلام ہر شکل وصورت میں دہشت گردی اور انتہا پسندی سے منع کرتا ہے اسلئے خودکش حملوں، سر قلم کرنا اور معصوم لوگوں کی جانیں لینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم تمام اکناف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے متعلق کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ''اس پیغام کی اہمیت اور ضرورت دنیا کے آج کل کے حالات میں واضح ہے کیونکہ فسق و فجور دنیا کے اکثر حصوں میں پھیل چکا ہے۔ لہٰذا یہ پیغام نہ صرف مسلمانوں کیلئے ہے بلکہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ہے۔ آج کل کے معاشرے میں ہمیں ہمدردی، رحم دلی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

دوران گفتگو حضور انور نے انتہا پسند علماء کے متعلق فرمایا کہ ''ان علماء نے اسلامی تعلیمات میں بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔''

جب حضور انور سے کینیڈا کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور نے فرمایا: ''میں اس بات سے خوش ہوں کہ کینیڈا کے معاشرے کی بنیاد مختلف تہذیب وتمدن پر ہے جس میں مذہبی آزادی اور اس کے اظہار کی اجازت ہے۔ اور جب بھی مجھے کینیڈا آنے کا موقع ملتا ہے، مجھے خوشی ہوتی ہے۔''

دہشتگردی اور انتہا پسندی کی روک تھام کے سلسلہ میں جو کردار جماعت احمدیہ ادا کر رہی ہے اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا: ''ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کر سکتے۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کریں۔ بس یہ ایک دھیما slow process سلسلہ ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم ختم ہو جائے گا۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 نومبر و 25 نومبر 2016ء)

ہمارا جلسہ سالانہ

مکرم محمد ہادی مونس صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

ایمان کی تجدید کا پھر وقت آ گیا
پھر کار ہائے دین کا جلسہ سما گیا

جلسہ گزشتہ برس کا بھولا نہیں ابھی
اللہ کی توفیق سے دیکھیں گے پھر وہی

جلسہ ہی جا گزیں ہے دلِ بیقرار میں
دل خوش نہیں ہے اب کسی بھی مرغزار میں

دنیا کا دین سے تو کوئی رابطہ نہیں
کچھ اس طرح کا کوئی ان کا سلسلہ نہیں

جلسہ یہ ہے اسلام کے پرچار کے لئے
تا زندگی اس نور سے سرشار ہو سکے

بارش یہاں پہ فضل کی لیل و نہار ہے
یہ جلسہ گاہ باعثِ صبر و قرار ہے

بہتا ہے ایک دریائے عرفان چار سو
لے جائیں پھر ہوائیں ہر پیغام گو بگو

جو فیض ہم نے پا لیا مت بھول پائیں گے
مونسؔ نہ ان نقوش کو دل سے مٹائیں گے

رپورٹ تقریب جلسہ تقسیم اسناد و انعامات جامعہ احمدیہ کینیڈا

مورخہ 4 مارچ 2017ء بروز ہفتہ بمقام جامعہ احمدیہ یوکے، برطانیہ

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 4 مارچ 2017ء بروز ہفتہ سہ پہر جامعہ احمدیہ کینیڈا کی شاندار تقریب جلسہ تقسیم اسناد، جامعہ احمدیہ یوکے، برطانیہ کے ہال میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کا اصل متن ازدیادِ ایمان کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

سیّدنا وامامنا! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ ادارہ جامعہ احمدیہ کی کینیڈین شاخ کا قیام 2003ء میں ہوا۔ یہ ادارہ بفضلہ تعالیٰ اب تک پچہتر (75) پھل خدمتِ خلافت میں پیش کرنے کی توفیق پا چکا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ کہ جامعہ احمدیہ کینیڈا پر حضور پُرنور کی ہدایات و راہنمائیوں اور شفقتوں کا سائبان ہر لحہ سایہ فگن ہے۔ جس کی وجہ سے جامعہ کا ہر فرد اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی میں ہر راہ انتہائی واضح اور کشادہ پاتے ہیں۔

پیارے آقا! اس وقت جامعہ احمدیہ کینیڈا میں 13 کل وقتی، 5 جزو وقتی اساتذہ اور 8 سٹاف ممبران انتہائی ذمہ داری اور محبت و محنت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

پیارے آقا! جامعہ احمدیہ کینیڈا انٹرنیشنل میں اس وقت کینیڈا اور امریکہ کے علاوہ 6 ممالک سپین، آسٹریلیا، جاپان، فجی، ملائشیا اور پاکستان وغیرہ ممالک سے طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔

پیارے آقا! جامعہ طلباء کو مقررہ نصاب کے تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ نیز عربی، فارسی، اردو، انگریزی زبانوں کے ساتھ حضور پُرنور کے ارشاد کے تحت آخری دو کلاسوں کو ہفتہ میں دو دن شام کے وقت سپینش زبان کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ درجہ مبتدی و اولیٰ کے لئے بھی اردو اور عربی کی دو دو دن کے لئے شام کی کلاسوں کا باقاعدہ اور مربوط انتظام ہے۔

حضور پرنور کے ارشاد کے تحت جدید طرزِ تعلیم کے مطابق عربی کی تعلیم و تدریس جاری ہے۔

طلبہ جامعہ کے نصاب کے تحت آخری سالوں میں تحقیقی مقالہ جات بھی مکمل کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ خامسہ اور رابعہ کے لئے تشکیل کردہ سیمیناروں کا بھی مستقل بنیادوں پر سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ سال 12 منعقد ہوئے۔

مختلف ماہرینِ علوم کو جامعہ میں مدعو کر کے 17 لیکچرز کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح دورانِ سال طلباء کو مختلف مذاہب کے مرکزوں میں لیجا کر ان کے عقائد سے بھی روشناس کرایا گیا۔ گزشتہ سال جامعہ احمدیہ میں عیسائی، ہندو اور سکھ مذاہب کے علماء کے لیکچرز کا بھی اہتمام کیا گیا۔

عملی میدان کے لئے تیاری کے سلسلے میں طلبہ کو تبلیغی دوروں، فلائیرز کی تقسیم نیز کینیڈا اور امریکہ میں منعقد ہونے والی مختلف تربیتی کلاسز پر بھی بھجوایا جاتا رہا۔ اسی طرح مختلف یونیورسٹیز اور مارکیٹس میں مستقل لگنے والے تبلیغی سٹالز پر بھی جامعہ کے طلبہ تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ نیز Symposiums اور مباحثوں میں بھی شریک ہوئے۔ نیز طلبہ اور اساتذہ جامعہ مختلف مساجد، مراکزِ نماز اور سکولوں میں خطباتِ جمعہ کے لئے بھی متعیّن کئے گئے۔

وقفِ نو امریکہ کی تربیتی کلاس میں 6 طلباء جامعہ شامل ہوئے۔ واقفینِ نو امریکہ کے دورۂ جامعہ میں 15 طلباء نے ہر قسم کے انتظام کئے۔ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کینیڈا میں 20 طلباء نے تعلیم و تدریس اور انتظامات میں حصہ لیا۔

اسی طرح جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ ایم ٹی اے کے پروگراموں Roots to Branches, Servants of Allah اور ایک فرنچ پروگرام La renaissance کی تیاری میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

جامعہ کے تمام طلباء جو خون پیش کرنے کے مجاز ہیں سال میں دو مرتبہ بلڈ بنک میں خون کا عطیہ پیش کر چکے ہیں۔

گزشتہ سال دورانِ تعطیلات طلبہ جامعہ تحریک وقفِ عارضی کے تحت امریکہ و کینیڈا کے علاوہ یوکے، میکسیکو، بیلیز اور جاپان میں بھی بھجوائے گئے۔ اسی طرح کینیڈا کے نیشنل شعبہ تبلیغ کے وفد کے ہمراہ جامعہ کے ایک استاد اور دو طلباء بھی کینیڈا کے مشرق سے مغرب تک Trailor کے ساتھ کئی ہزار میل کے طویل سفر میں تبلیغی مہم میں شامل رہے۔

جامعہ کینیڈا میں داخلے کی تحریک کے لئے ایک استاد اور دو طلبہ پر مشتمل 2 وفود ماہِ مارچ 2016ء میں امریکہ میں 5 مقامات، نیو یارک، فلاڈیلفیا، واشنگٹن ڈی سی، ورجینیا اور میری لینڈ میں اور ایک وفد کینیڈا کی 5 جماعتوں میں سیسکاٹون، ایڈمنٹن، لائیڈ منسٹر، کیلگری اور وینکوور میں بھجوائے گئے۔

سیّدی! دورانِ تعلیم طلبہ جامعہ کی علمی اور عملی استعدادوں کو اجاگر اور صیقل کرنے کے لئے ان کے درمیان اور ان کے ٹیوٹوریل گروپس کے مابین تحریری و تقریری اور مختلف علمی و ورزشی مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں علم و عمل پر مبنی طلباء جامعہ کا دن میں 18 گھنٹے کا مبسوط پروگرام جاری ہے۔

طلباء جمعہ کے روز جامعہ کے آڈیٹوریم ہال میں جمع ہو کر بڑی سکرین پر حضور پُرنور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے ہیں اور نوٹس لیتے ہیں۔

اسی طرح حضور پُرنور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہر سوموار کو

طلباء نفلی روزہ رکھتے ہیں۔

جامعہ میں طلباء کے کھانے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کے منظور شدہ مینیو پر پابندی کے ساتھ تعمیل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کو تنور کی تازہ روٹی مہیّا کی جاتی ہے۔

پیارے آقا! حضور پُرنور کی دعاؤں سے سال 2016ء میں جامعہ کی باسکٹ بال ٹیم کو احمدیہ باسکٹ بال لیگ کینیڈا میں اور مسرور انٹرنیشنل ٹورنامنٹ امریکہ ہر دو میں چیمپیئن شپ حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

طلبہ کے لئے ہر سال گرمیوں میں سالانہ پکنک، Endurance Walk اور سردیوں میں ایک پہاڑی مقام پر Winter Sports کا بھرپور پروگرام بھی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک کلاس کا Camping کا پروگرام بنایا جاتا ہے جس میں کھانا پکانے، مچھلی کے شکار، تیراکی، موٹر بوٹ چلانے اور Canoeing,Rowing اور Kayaking وغیرہ کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور شدہ سالانہ Calendar of Events کے جملہ پروگراموں پر مکمل عمل کیا جاتا ہے۔

سیّدی! دورانِ سال جامعہ کی لائبریری میں 850 مزید کتابیں شامل کی گئیں۔ اس وقت لائبریری میں کل 5,603 کتابیں ہیں۔ 7,904 گزشتہ رسائل اور اخبارات اس کے علاوہ ہیں۔

جامعہ کی کمپیوٹر لیب میں دس مزید کمپیوٹروں کا اضافہ کیا گیا۔ تلاوت کو بہتر بنانے کے لئے بھی کمپیوٹروں کو تیار کیا گیا۔

طلباء جامعہ ہر دو ماہ بعد Westren Horizon کے نام سے حضور پُرنور کے ارشاد کے مطابق اردو اور انگلش میں اپنا نیوز لیٹر شائع کرتے ہیں جو ای میل کے ذریعے واقفین نو، خدام اور دیگر احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کو گزشتہ سال 2016ء میں آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیّبہ پر ایک دلکش، بھرپور اور نافع للنّاس جامع نمائش پیش کرنے کی توفیق ملی جس سے دوران سال پانچ ہزار کے لگ بھگ احبابِ جماعت اور غیر از جماعت مسلم و غیر مسلم احباب اور ملک کے بعض وزراء اور سیاسی شخصیتوں نے بھی استفادہ کیا۔

اس نمائش سے کینیڈا کی مختلف جماعتوں کے علاوہ ماریشس، امریکہ اور قادیان کی جماعتوں نے بھی استفادہ کیا۔ گزشتہ سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ پر مشتمل نمائش کا دیدہ زیب رسالہ بھی طبع کیا گیا جو تربیّتی اور تبلیغی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیحد مفید ثابت ہوا۔

امسال 23 مارچ کو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ پر نمائش پیش کی جارہی ہے۔ انشاء اللہ۔ اس نمائش کے علمی، تربیّتی اور تبلیغی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے حضور پُرنور اور احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سیّدی! جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تحت ٹورانٹو میں ایک اہم ادارہ حفظ القرآن سکول جاری ہے۔ مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب اس کے انچارج ہیں۔ اسکے قیام کو پانچ (5) سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے فارغ التحصیل حفّاظ کی تعداد تئیس (23) ہو چکی ہے اور اٹھائیس (28) حفاظ اس وقت زیرِ تعلیم ہیں۔ یہ فارغ التحصیل حفّاظ ماہِ رمضان میں کینیڈا کی مساجد اور مراکزِ نماز میں تراویح پڑھا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے سال 2016ء جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے بے پایاں مسرتوں اور برکتوں کا سال تھا کہ حضور پُرنور ایدہ اللہ بنفسِ نفیس جامعہ میں رونق افروز ہوئے اور طلباء اور دیگر عملہ کو کم و بیش چار گھنٹے برکت بخشی، ایک تفصیلی کلاس کا انعقاد فرمایا، شرفِ مصافحہ بخشا، اور ان میں تشریف لا کر کھانا بھی تناول فرمایا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کی اس عطا پر اور پیارے آقا کی نوازشوں پر جامعہ کینیڈا کا ہر رکن حضور پُرنور کا ممنونِ احسان ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر فردِ جامعہ کو پیارے آقا کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔

ہم سب پیارے آقا کی رہنمائی، شفقت، توجہ اور دعاؤں کے محتاج ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے متمنّی ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ یہ نئے مبلّغین کرام علم و عمل، روحانیت اور خدمت کے لحاظ سے جماعت کے صفِ اوّل کے خدّام اور خلافتِ حقّہ کے اوّلین جانثاروں میں شامل ہوں۔

اب حضور پُر نور ایدکم اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کینیڈا سے 2016ء کے فارغ التحصیل گیارہ (11) مبلّغین کرام کو از راہِ شفقت اپنے دستِ مبارک سے تفسیر صغیر اور شاہد کی اسناد سے نوازیں گے۔

فجزاکم اللہ خیر الجزاء یا امیر المومنین!

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تقریبات

یوم مسیح موعودؑ کے جلسے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں خدمت اسلام کی عظمت کا اندازہ اِس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب 1889ء میں آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا تو بیعت کی شرائط میں اِس بات کو بطور خاص شامل کیا کہ ہر بیعت کنندہ اِس بات کا عہد کرے۔

’’یہ کہ وہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 337)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کا درد، راتوں کی بے قراری اور خدمت اسلام کا بے انتہا جذبہ آپؑ کی تحریر و تقریر، قول و فعل اور عملی زندگی کے ہر پہلو میں نمایاں ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے خدمتِ اسلام کا عَلَم بلند کیا اور اِسی جذبہ سے سرشار ہو کر زندگی کے آخری سانس تک اُس کو سربلند کئے رکھا۔

عہد بیعت کے تقاضے بہت بلند اور ہمارے قدم بہت آہستہ ہیں 23 مارچ کا دن اسلام اور احمدیت کے لئے اُن بشارتوں کے ظہور کا دن ہے جن کا ذکر ہمارے پیارے آقا خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کی ایک مجلس میں آج سے پندرہ سو سال پہلے فرمایا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر 23 مارچ کو دنیا بھر میں بیعت کی شرائط کو دُہراتی اور تجدید عہد وفا کرتی ہے۔ یہاں کینیڈا کی تمام جماعتیں سارا ہفتہ یوم مسیح موعودؑ کے جلسے منعقد کرتی رہیں۔ جن میں سے چند کا احوال قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ۔ وان جماعت

وان جماعت کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ 23 مارچ 2017ء بعد نماز مغرب مسجد بیت الاسلام مپیل میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا کی صدارت میں منعقد ہوا۔

8 بج کر 10 منٹ پر حلقہ وان ایسٹ کے عزیزم احمد فالک نے سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت پیش کی۔ آیات کا انگریزی ترجمہ حلقہ وڈبرج نارتھ کے عزیزم ذیشان تیمور چوہدری نے اور اردو ترجمہ حلقہ وان ایسٹ کے عزیزم نوید الاسلام نے پیش کیا۔

پروگرام کا تعارف

پروگرام کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان تو اِس بات سے ظاہر ہے کہ صرف 128 سال پہلے اِس جماعت کی بنیاد رکھی گئی اور آج 200 سے زائد ممالک میں اِس کی شاخیں پھیل چکی ہیں۔ کیا کوئی شخص الٰہی بشارتوں کے بغیر اُنیسویں صدی میں ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اتنا بلند بانگ دعویٰ کرسکتا تھا۔

اِس نشاں کو دیکھ کر پھر بھی نہیں ہیں نرم دِل
پس خدا جانے کہ اب کس حشر کا ہے اِنتظار

تعارف کے بعد حلقہ وان ساؤتھ کے عزیزم رمیش احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام درثمین سے چند اشعار ترنم سے سُنائے۔

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

اشعار کا انگریزی ترجمہ حلقہ وان ساؤتھ کے عزیزم کامران طاہر نے پیش کیا۔

دوسرے آسمانی صحیفوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بشارتیں

جلسہ کی پہلی تقریر میں 8 بج کر 30 منٹ پر مکرم مولانا محمد داؤد خالد صاحب مشنری وان نے اِس دلچسپ موضوع پر انگریزی اور اردو میں اپنا تحقیقی مضمون پیش کیا۔ سورۃ الجمعہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مکرم مولانا صاحب موصوف نے اپنے خطاب میں تمام مذاہب و عقائد کے صحیفوں سے متعدد حوالہ جات بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ تمام بانیان مذاہب اپنی اُمتوں کو دجّال کے فتنہ سے ڈراتے رہے اور ہلاکت سے نجات کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مسیح و مہدی کی خبر دیتے رہے۔ آپ نے ہندومت کی بھگوت گیتا میں دی گئی حضرت کرشنا کی آنے والے رشی کی گواہی، بدھ مت کی Tripitaka، عیسائوں کی مقدس بائبل، سکھ مذہب کی گورو گرنتھ صاحب اور زرتشت مذہب کی Avesta میں تحریر شدہ واضح نشانات کا ذکر کیا۔

آپ کے خطاب کے بعد حلقہ وان ایسٹ کے مکرم ابرار مسعود مہار صاحب نے شرائط بیعت انگریزی میں اور حلقہ وُڈ برج ساؤتھ کے صالح بیگ صاحب نے اردو میں بیعت کے اصل الفاظ پیش کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ خدمت اسلام

9 بجے جلسہ کی اردو تقریر کے لئے پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا مکرم مولانا عبدالنور عابد صاحب تشریف لائے۔ آپ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر 163 کی تلاوت کی اور اُس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِس آیت میں نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہوا اور دین کی خاطر مرنے اور جینے کا عہد لیا اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر بعینہٖ یہی آیت الہاماً نازل کی اور ایسے زمانے میں جب کہ برائی عام تھی، اسلام کے خلاف جگہ جگہ محاذ کھڑے تھے، عیسائیت کا زور تھا۔ ہمارے معاندین بھی اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام کے دفاع کی کوئی صورت نہیں تھی، یہ وہ تکلیف دہ اور اندوہناک حالات تھے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا اور حضرت مسیح موعودؑ یہ تڑپ لے کر میدان میں اُترے کہ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کی عزت مقام و مرتبہ کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے۔ مکرم مولانا صاحب نے تاریخی واقعات اور تحریری شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے عملی طور پر اسلام کی خدمت کے اعلیٰ نمونے پیش کئے۔

خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے آہنی جذبہ و جوش کو اپنے دلوں میں بسائیں۔ آپ کا خطاب 20 منٹ تک جاری رہا اور اِس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی سُنایا گیا۔

اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا

تقریب کے آخر میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے اپنے مختصر اختتامی خطاب میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تذکرہ میں 800 صفحات پر حضورؑ کے الہامات پھیلے ہوئے ہیں اور اُن میں سے بہت سے الہامات بار بار پورے ہو چکے ہیں، جماعت احمدیہ عالمگیر کی شاندار ترقی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام و مرتبہ اور خلفائے احمدیت کی کامیابیاں سب اِس زمانہ میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اسلام کی سچائی کا نشان ہیں۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب 9 بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی، اِس جلسہ میں کل حاضری 905 تھی۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف نمائندہ خصوصی)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ۔ پیس ویلج جماعت

پیس ویلج جماعت کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ 22 مارچ 2017ء بعد نماز مغرب مسجد بیت الاسلام میپل میں محترم عبد العزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ 7 بج کر 7 منٹ پر مکرم سید مبشر احمد صاحب نے سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت پیش کی۔ آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم سریم چوہدری نے اور اردو ترجمہ مکرم افضل محمد صاحب نے پیش کیا۔

مکرم ضیاء الدین ملک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام درثمین سے چند اشعار ترنم سے سُنائے، اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم نایاب احمد چٹھہ صاحب نے پیش کیا۔

اردو میں پہلی پانچ شرائط بیعت مکرم ملک مبشر احمد صاحب نے پیش کیں، جب کہ بقیہ پانچ شرائط مکرم صہیب احمد کلیم صاحب نے پیش کیں۔ اِسی طرح انگریزی میں بھی شرائط بیعت مکرم اعجاز احمد چٹھہ صاحب اور مکرم وسیم احمد سوکیہ صاحب نے بالترتیب پیش کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ

جلسہ کی پہلی تقریر کے لئے محترم لقمان ربّانی صاحب تشریف لائے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول ﷺ کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس شدید خواہش کا اظہار فرمایا کہ کاش یہ شعر آپؑ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوتا۔ مکرم ربّانی صاحب کی تقریر اردو میں تھی اور اِس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

جامعہ احمدیہ اور واقفین نو

مکرم عادل ملک صاحب، سیکرٹری وقف نو پیس ویلج نے واقفین نو کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔ اسلام اور احمدیت کے سپاہی بنیں اور دعوت الی اللہ کے میدان میں نمایاں خدمات پیش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن اور ہماری ذمہ داریاں

دوسری تقریر مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر انگریزی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان پر پہلی بیعت کے تفصیلی حالات بیان کئے۔ نمایاں کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کی ''مضمون بالا رہا'' کی پیش گوئی کا ذکر کیا۔ امریکہ کا ڈاکٹر ڈوئی جو مقابلہ پر آیا اور خدا کے قہر کا نشان بن گیا، اُس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اُس نے زائن کا جو شہر بسایا تھا وہ بھی تباہ و برباد ہوگیا۔ انگلستان سے ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آنے والے پادری لیفرائے کا ذکر کرتے ہوئے مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے بتایا کہ اُس وقت سارے ہندوستان سے صرف ایک شخص مقابلہ کے لئے میدان میں آیا۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اُس پادری کا مقابلہ کیا اور اُس کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

اختتامی خطاب

جلسہ کے اختتام کے موقع پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے فرمایا کہ ہم پر بہت بھاری ذمہ داری ہے کہ ہم اسلام کا پیغام دنیا تک پہنچائیں اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے احمدیت کو قبول کیا مگر صرف اتنا ہی کافی نہیں، ہمیں اپنی اصلاح بھی کرنی ہے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنا ہے۔

یہ اجلاس تقریباً ساڑھے نو بجے اجتماعی دُعا کے ساتھ ختم ہوا۔ اِس اجلاس میں ایک ہزار سے زائد مرد و زن شامل ہوئے۔

(رپورٹ: عبد الحمید حمیدی سیکرٹری سمعی و بصری پیس ویلج)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ حلقہ ٹورانٹو

سنٹرل ٹورانٹو نے 26 مارچ 2017ء اتوار کے روز تقریباً ساڑھے تین بجے اپنے حلقہ کے نماز سنٹر میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے کی۔ تقریب کا آغاز سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت اور ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد ایک دلچسپ ویڈیو کے ذریعہ ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کے نفوذ کی تصویری جھلکیاں دکھائی گئیں۔

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور منظوم کلام سے چند اشعار پُر اثر انداز میں سُنائے۔ اشعار کا انگریزی ترجمہ عزیزم محمد ابراہیم صاحب نے پیش کیا۔

اردو اور انگریزی میں دس شرائط بیعت مکرم محمد اکرم یوسف صاحب نے پڑھ کر سُنائیں۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں لاتعداد پیشگوئیوں اور الٰہی نشانوں میں سے چند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا کوئی شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے کے بعد اتنا لمبا عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے اور اُس کی جماعت اتنے مختصر عرصہ میں 200 سے زائد ممالک میں قائم ہو سکتی ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تربیتی موضوعات پر فرمودہ حالیہ خطبات کا حوالہ دیتے ہوئے بچوں میں نماز کی عادت ڈالنے کی طرف توجہ دلوائی۔ آپ کا خطاب اردو اور انگریزی میں تھا۔

خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ جس کے بعد نماز عصر ادا کی گئی۔ اِس اجلاس کی کل حاضری 68 تھی۔

(رپورٹ: رفیق چوہدری صدر حلقہ سنٹرل ٹورانٹو)

چندہ تحریکِ جدید

جیسا کہ تمام احباب کے علم میں ہے کہ ہر سال 29 رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والوں کے لئے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت حضور انور کی خصوصی دعاؤں سے بہرہ ور ہونے کے لئے تحریک جدید کے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

رضوان مسعود میاں

نیشنل سیکرٹری تحریک جماعت احمدیہ کینیڈا

Capture more
Share
Crop

"I shall give you a large party of Islam."

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD ﷺ IS THE MESSENGER OF ALLAH
BAITUL ISLAM MOSQUE
TORONTO, CANADA

AND AMONG OTHERS FROM AMONG THEM WHO HAVE NOT YET JOINED THEM
JALSA MASIH MAU'UD DAY
MARCH 22nd
AT PEACE VILL

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ ناہید انجم نصیر صاحبہ

2 اپریل 2017ء کو محترمہ ناہید انجم نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیرالدین احمد صاحب، وان جماعت 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 4 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 5 اپریل کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ کو خلافت کے ساتھ بے حد لگاؤ تھا۔ آپ کو غانا میں حضور انور کے ساتھ تین سال بطور واقفہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عماد نصیر صاحب وان اور مکرم معاذ نصیر صاحب وان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم مسعود احمد کھوکھر صاحب

2 اپریل 2017ء کو مکرم مسعود احمد کھوکھر صاحب، سینٹ کیتھرین میں 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسسں ساگا نے 3 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسسں ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 4 اپریل کو میموریل قبرستان برایمپٹن میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی لے پالک محترمہ بشریٰ آصف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد آصف سعید صاحب سینٹ کیتھرین یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم قمر اقبال صاحب

13 اپریل 2017ء کو مکرم قمر اقبال صاحب، ویسٹن جماعت 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے 14 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 15 اپریل کو میموریل قبرستان برایمپٹن میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عبدالرشید یحییٰ صاحب مشنری نے دعا کروائی۔

مرحوم، مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب درویش قادیان مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ آپ نے اہلیہ محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ، ایک بیٹا مکرم حامد اقبال صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ نتاشہ اقبال صاحبہ اور محترمہ عائشہ اقبال صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے علاوہ مرحوم، مبشر محمود صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم طاہر محمود صاحب اور محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کے بھائی تھے۔

☆ مکرم عمر دین صاحب

16 اپریل 2017ء کو مکرم عمر دین صاحب، مسسں ساگا نارتھ 102 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے 17 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسسں ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کی نعش کو پاکستان لے جایا گیا۔ مرحوم نیک، صالح اور دعا گو بزرگ تھے۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ اسلام اور احمدیت کی خاطر کئی مرتبہ مشکلات کا شکار ہوئے اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد خالد راجہ صاحب، مسسں ساگا کے والد اور مکرم عبداللطیف خاں صاحب پیل کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ امۃ المنیر صاحبہ

8 مئی 2017ء کو محترمہ امۃ المنیر صاحبہ، احمدیہ ابوڈ آف پیس 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم السید تمیم ابودقہ صاحب عرب مہمان نے 9 مئی 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 10 مئی کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد عبدالرشید یحییٰ صاحب مشنری احمدیہ ابوڈ آف پیس نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ نومیرہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد مجوکہ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس اور محترمہ سمیرہ مغفور صاحبہ اہلیہ مکرم مغفور احمد صاحب اور محترمہ نصرت رانا صاحبہ، آشواہ کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 31 مارچ 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم چوہدری محمد اختر صاحب

یکم فروری 2017ء کو مکرم چوہدری محمد اختر صاحب، ربوہ میں 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور مکرم سلیم احمد صاحب وان کے خالو تھے۔

☆ مکرم ماسٹر محمد اختر جاوید صاحب

10 فروری 2017ء کو مکرم ماسٹر محمد اختر جاوید صاحب، ربوہ میں 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 28 فروری 2017ء کو نماز ظہر سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ فاطمہ ناصر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید ناصر احمد دہلوی صاحب، کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مکرم ماسٹر محمد اختر جاوید صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم مولانا ظفر اقبال جاوید صاحب، مشنری کے والد اور مکرم خالد محمود نعیم صاحب، سیکرٹری مال کینیڈا اور مکرم طارق مسعود شبلی صاحب مقامی امیر پیس ویلیج کے بڑے بھائی تھے۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆ مکرم عبدالرشید پراچہ صاحب

19 فروری 2017ء کو مکرم عبدالرشید پراچہ صاحب، ریاض سعودی عرب 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، محترمہ نجیبہ رؤوف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اعجاز رؤوف صاحب وان کے والد اور مکرم عبدالحمید پراچہ صاحب ملٹن کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

27 فروری 2017ء کو محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ

80سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔آپ مکرم سلیم احمد صاحب وان کی خالہ تھیں۔

☆ مکرم محمد اشرف صاحب

3 مارچ 2017ء کو مکرم محمد اشرف صاحب امریکہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔مرحوم مکرم مبشر احمد صاحب صدر جماعت نارتھ یارک کے والد تھے۔

☆ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ

5 مارچ 2017ء کو محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ 80 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ آپ محترمہ مسرت جہاں طارق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طارق ہندل صاحب، فلاورٹاؤن بریمپٹن اور محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد چیمہ صاحب، وان ساؤتھ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم مولوی محمد دین صاحب

15 مارچ 2017ء کو مکرم مولوی محمد دین صاحب 97 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم، مکرم نعیم احمد طیب صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے رشتہ میں چچا تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 مارچ 2017ء کو نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم الحاج عبدالوہاب صاحب

19 مارچ 2017ء کو مکرم الحاج عبدالوہاب صاحب، ابادان، نائیجریا میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم مکرم عبدالرزاق صاحب ریگسڈیل کے والد تھے۔

☆ مکرم رشید الدین خاں حیدرانی صاحب

25 مارچ 2017ء کو مکرم رشید الدین خاں حیدرانی صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان میں 84 سال میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔مرحوم ایک لمبا عرصہ اپنے گاؤں میں صدر جماعت رہے۔ آپ مکرم حفیظ اللہ خاں حیدرانی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆ محترمہ رضیہ کوثر صاحبہ

25 مارچ 2017ء کو محترمہ رضیہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا میاں عبدالحی صاحب مرحوم مشنری انڈونیشیاء لاہور میں 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔مرحومہ، محترمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد خاں صاحب گولف اور محترمہ امۃ الودود نگہت صاحبہ اہلیہ مکرم عابد منصور صاحب مانٹریال کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم منظور احمد باجوہ صاحب

27 مارچ 2017ء کو مکرم منظور احمد باجوہ صاحب لاہور میں 100 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم، مکرم فضل محمود باجوہ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس اور محترمہ امۃ الرؤوف صاحبہ وان کے والد تھے۔

☆ محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ

27 مارچ 2017ء کو محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ، برمنگھم یوکے میں 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ، حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کی پوتی اور مکرم میاں مسعود احمد صاحب کی ہمشیرہ اور میاں رضوان مسعود صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید کینیڈا کی پھوپھی تھیں۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆ مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب

28 مارچ 2017ء کو مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب، کیلگری میں 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ ایک اچھے شاعر تھے۔آپ کا کلام احمدیہ گزٹ کینیڈا کی زینت بنتا رہا۔ مرحوم، مکرم عرفان خالد بھٹی صاحب پیس ویلیج اور مکرم سلمان خالد بھٹی صاحب کیلگری، سابق ریجنل امیر پریری کے والد تھے۔مرحوم کے اور بھی اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے 14 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم قمر اقبال صاحب کی نماز جناہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم احمد نواز باجوہ صاحب

9 اپریل 2017ء کو مکرم احمد نواز باجوہ صاحب وینکوور میں 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم، مکرم محمد نواز باجوہ صاحب مرحوم وینکوور کے صاحبزادے تھے

☆ محترمہ صوفیہ بیگم صاحبہ

12 اپریل 2017ء کو محترمہ صوفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب کوٹری حیدرآباد سندھ میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ، مکرم فاروق احمد صاحب، پیس ویلیج کی ہمشیرہ تھیں۔مرحومہ کے اور بھی اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 28 اپریل 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

8 اپریل 2017ء کو محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب لاہور 79 سال کی عمر میں نیوجرسی امریکہ میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ، مکرم مرزا خالد خورشید صاحب، بریمپٹن کی والدہ اور مکرم مرزا حنیف احمد صاحب، پیس ویلیج کی تائی تھیں۔

☆ مکرم شمس الدین اسلم صاحب

12 اپریل 2017ء کو مکرم شمس الدین اسلم صاحب، پشاور میں 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم، محترمہ ڈاکٹر شمائلہ اعجاز خاں صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد خاں صاحب وان ساؤتھ جماعت کے والد تھے۔خیبر پختونخواہ میں احمدیت کا نفوذ کے مولف تھے۔نیک، صالح، ہمدرد و خیر خواہ، علم دوست، خلافت سے گہرا تعلق تھا اور مخلص احمدی تھے۔

☆ مکرم ڈاکٹر غلام نبی اعوان صاحب

15 اپریل 2017ء کو مکرم ڈاکٹر غلام نبی اعوان صاحب لاہور میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔مکرم فیضان احمد صاحب بریمپٹن کے نانا تھے۔

☆ محترمہ پروفیسر طاہرہ ملک صاحبہ

18 اپریل 2017ء کو محترمہ پروفیسر طاہرہ ملک صاحبہ لاہور میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5 مئی 2017ء کو نماز جمعہ کے بعد ان کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔مرحومہ، محترمہ عائشہ ملک صاحبہ وان ایسٹ کی ہمشیرہ اور محترمہ سوبیہ مبارک صاحبہ بریمپٹن فلاورٹاؤن کی خالہ تھیں۔

☆ مکرم بشیر احمد صاحب

24اپریل2017ءکومکرم بشیر احمد صاحب لاہور میں63سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم،مکرم منوراحمد صاحب،ریگسڈیل جماعت کے رشتہ میں بھانجا تھے۔

☆ مکرم چوہدری بشارت احمد گھمن صاحب

24اپریل2017ءکومکرم چوہدری بشارت احمد گھمن صاحب آف کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ حال لاہور84سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔آپ مکرم بریگیڈیئر(ر)ارادت احمد گھمن صاحب، رچمنڈ ہل،مکرم سعادت احمد گھمن صاحب، آٹواہ،محترمہ فرح صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم انوراحمد ورک صاحب، بریمپٹن،محترمہ عابدہ متین صاحبہ، پیس ویلیج ساؤتھ ایسٹ کے والداور محترمہ فہمیدہ نصرت گھمن صاحبہ اہلیہ مکرم عاشق محمود گھمن صاحب،شعبہ مال کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پرمرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

مکرم مولانا خلیل احمد مبشّر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے 5 مئی2017ءکومسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعددرج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ رشیدہ ملک صاحبہ

20 اپریل2017ءکومحترمہ رشیدہ ملک صاحبہ وینکوور میں 87سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ محترمہ ملک عزیز اللہ صاحب،مکرم ملک حمید اللہ صاحب،مکرم حفیظ اللہ صاحب ایڈمنٹن کی والدہ مکرم ملک رفیق احمد صاحب، بیری جماعت کی ہمشیرہ اورمکرم چوہدری محمد اسلم شاد صاحب ریجنل امیر برٹش کولمبیا کی ساس صاحبہ تھیں۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم ابوالنصر محمود صاحب

27اپریل2017ءکومکرم ابوالنصر محمود صاحب83سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم، مکرم عبدالرؤف شاکر صاحب بریمپٹن کے خالہ زاد بھائی تھے۔

☆ محترمہ شائستہ باجوہ صاحبہ

یکم مئی 2017ءکومحترمہ شائستہ باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حیدر باجوہ صاحب جرمنی میں60سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ ،مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن کی بہو محترمہ سبرینہ مرزا صاحبہ کی نانی تھیں۔ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے

☆ مکرم نسیم احمد طاہر صاحب

مکرم نسیم احمد طاہر صاحب 84 سال کی عمر میں فرینکفرٹ جرمنی میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ طبیعت کے حلیم،ملنسار،مہمان نواز اور مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے والے تھے ۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم مکرم شعیب احمد پاشا صاحب وان ایسٹ کے والد محترم تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اوران کے درجات بلند کرے۔آمین۔

چندہ وقفِ جدید

جیسا کہ تمام احباب کے علم میں ہے کہ رمضان شریف کی اختتامی دعا میں شمولیت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سو فی صد چندہ وقفِ جدید ادا کرنے والے احباب کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔اس لئے وقفِ جدید کے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کریں تا کہ ان بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق پاسکیں۔

عبدالباری چوہدری

نیشنل سیکرٹری وقف جدید ونائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جلسہ گاہ میں چندہ جات کی وصولی کا انتظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ سات، آٹھ اور نو جولائی2017ءکو ایئر پورٹ کے نزدیک انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں منعقد ہورہا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کی سہولت کے لئے جلسہ گاہ میں چندہ جات کی وصولی کا انتظام کیا گیا ہے۔اس موقع پر احباب جماعت اپنے حساب کتاب کی جانچ پڑتال بھی کرسکتے ہیں۔ براہ کرم اس سلسلہ میں شعبہ مال کے کارکنان سے تعاون فرمائیں۔

خالد محمود نعیم نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا

آسمانی بادشاہ

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن

ہم فقیروں کی صدا بس ایک ہے
ہو بھلا سب کا ، دعا بس ایک ہے
جس کے آگے کوئی انہونی نہیں
وہ مرا مشکل کُشا بس ایک ہے
جس کے کُـــــــن کہتے ہی سب ہونے لگے
قادرِ مطلق خدا بس ایک ہے
چوٹ پر ڈنکے کی یہ اعلان ہے
ہے ہمارا اِک خدا! بس ایک ہے
ہم تو ہیں بس اس کے در کے ہی فقیر
آسمانی بادشاہ بس ایک ہے
اپنے خالق کو سبھی پہچان لیں
ہے ہمارا ایک یارِ ازل
جس سے زندہ رابطہ بس ایک ہے
یہ ہمارا مدّعا بس ایک ہے
ہیں محمدؐ مصطفیٰ ختم الرُّسُل
یوں ہمارا پیشوا بس ایک ہے
عرشِ بالا تک رسائی جس سے ہو
ہاں اسی کا واسطہ بس ایک ہے
احمدؑ ہندی کی بیعت سے کُھلا
سب سے بڑھ کر باوفا بس ایک ہے
خشک پودے ہیں سبھی ادیان کی
گلشنِ احمدؑ ہرا بس ایک ہے
جس قدر سکّے تھے کھوٹے ہوچکے
سکّۂ احمدؑ کھرا بس ایک ہے
ہے خلافت ہی نظامِ معتبر
دین کی جس سے بقا، بس ایک ہے